بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ مختصر رسالہ جس میں پاکستانی تنظیم نام نہاد دعوتِ اسلامی کی بنیادی اور واقعی خرابیوں کو مختصر طور پر اُجاگر کیا گیا ہے۔ جس کو بنظرِ انصاف پڑھنے والا ضرور اس جماعت کی فریب کاریوں سے آگاہ ہو کر اس کتاب کی حمایت وتائید اور اس باطل جماعت سے نفرت کرے گا۔

پندرہویں صدی کا ایک عظیم فتنہ

نام نہاد دعوتِ اسلامی

مصنف

گدائے خواجہ محمد یوسف مرزا نقشبندی

محلّہ چھیپان، چتوڑگڈھ، راجستھان

موبائل نمبر: 09214987590

ناشر

بزمِ رضائے خواجہ سرکار اعظم اجمیر معلیٰ

نام کتاب ________________ نام نہاد دعوتِ اسلامی

مصنف ________________ محمد یوسف مرزا نقشبندی

سن اشاعت ________________ ۱۴۳۷ھ

تعداد ________________ ۱۱۰۰

ملنے کے پتے:

بزم رضائے خواجہ سرکار اعظم اجمیر معلیٰ

چشتیہ مرکز اجمیر شریف

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین ،والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وابنہٖ الغوث الاعظم وعلیٰ معین الاعظم وعلیٰ الامام الاھلسنت اعلیٰ حضرت وعلیٰ مظھر اعلیٰ حضرت وعلیٰ مرشدنا الاعظم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم ورضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین.

امابعد!

دورحاضر میں آنے والی جماعتیں اور تنظیمیں جس سے اہلسنت وجماعت شدید انتشار کا شکار ہے اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ سارے افراد و تنظیمیں مسلک اعلیٰ حضرت کا کام کررہی ہیں لیکن علماء ان کو دین کا کام کرنے نہیں دے رہے ہیں۔

اس سلسلے میں کچھ اہم گذارشات اپنے احباب اہلسنت خصوصاً خواجہ تاشان رضویت کیلئے تحریر کی جارہی ہیں۔ کہ وہ اس کو پڑھ کر انصاف سے فیصلہ کریں کہ کون صحیح راستہ پر ہے اورکون غلطی پر ہے۔ یہ حقیقت جاننے کیلئے آپ کو ماضی کی طرف لے جاتا ہوں کہ ایک تنظیم جس نے اپنا مونوگرام اعلیٰ حضرت کو بنایا جو دعوت اسلامی کے نام سے معرض وجود میں آئی۔ اس تنظیم کا ہیڈکوارٹر پاکستان میں ہے۔ اپنے دوران قیام کے ساتھ ہی اس تنظیم نے ہندوستان میں بھی اپنی شاخیں قائم کیں جس سے سب ہی واقف ہیں۔

ماضی قریب میں جب نام نہاد دعوت اسلامی نے ہندوستان کی سرزمین پر اپنے قدموں کو رکھا تو علماء اہل سنت نے اس کی ظاہری افادیت کے پیش نظر اس کا خیر مقدم کیا او... اس کو سراہا، غور طلب بات یہ ہے کہ اس تنظیم کی حوصلہ افزائی کے پیش نظر علمائے کرام نے عالم ہونے کے باوجود جہلاء کو درس کیلئے کھڑا کیا، عالم ہونے کے باوجود ان کے مبلغین کا درس سنا اور اپنے مقتدیوں کو سننے کی تلقین کی، خانقاہوں کے ذمہ داروں نے بھی ان کو اپنے قریب میں جگہ دی، علمائے کرام کا یہ عمل خالصتاً نیک نیتی پر مبنی تھا کہ اس تنظیم کے ذمہ داروں کی حوصلہ افزائی ہو اور اسلام وسنیت کی نشر واشاعت زیادہ سے زیادہ ہو اور اعدائے دین خصوصاً وہابیوں دیوبندیوں کے فریب کاریوں سے قوم وملت کو محفوظ کیا جاسکے۔ علمائے کرام کے اس بے لوث تعاون اور ان کے ساتھ چلنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ دعوت اسلامی نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگی۔ علماء کرام نے بھی اطمینان کی سانس لی کہ وہابیوں، دیوبندیوں کی تنظیمیں جیسے تبلیغی جماعت وجماعت اسلامی کا بدل ہوگیا۔ ابھی یہ سوچ پوری طریقے سے پائدار بھی نہ ہو پائی تھی، ابھی یہ سیل رواں بہنے بھی نہ پایا تھا کہ حالات نے کروٹ بدلی اور دعوت اسلامی جو کہ تبلیغی جماعت وغیرہ کے مقابل آئی تھی اور اپنا مونوگرام اعلیٰ حضرت کے نام کو بنایا تھا، آگے چل کر یہ تنظیم نہایت خفیہ انداز میں راہِ اعلیٰ حضرت سے ہٹنے لگی۔ دیکھنا یہ ہے کہ جو تنظیم اپنے لٹریچرس اپنی کتابوں میں قدم قدم پر اعلیٰ حضرت کا نام لیتے نہیں تھکتی ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے عشق کا زوردار دعویٰ کرتی ہے اس تنظیم کے بارے میں یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ تنظیم مسلک اعلیٰ حضرت کی حامی اور مبلغ نہیں، وہ تنظیم کیوں کر اعلیٰ حضرت کے مشن سے دور ہوجائے گی؟ لیکن یہ

بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ عشق چھپائے نہیں چھپتا۔ہم دیکھتے ہیں کہ یہی تنظیم آگے چل کر اعلیٰ حضرت کی تحریروں سے روگردانی کرتی ہوئی نظر آتی ہے، مثلاً اس تنظیم نے اپنا بائیلاج بنایا جس میں سب سے خطرناک اور مہلک ترین طریقہ کار اپنے اسٹیج سے ردوہابیت سے انکار کو بنایا، اہل سنت کے اہم اور عظیم شعار محفل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے اسٹیج سے نہ ہونے کا اعلان، یارسول اللہ کے نعرے سے پرہیز کا حکم وغیرہ وغیرہ۔دعوت اسلامی کے اس رویہ کا ''رِی ایکشن'' یہ ہوا کہ دعوت اسلامی میں ہی دوپھاٹ ہوگئے، جب یہ تنظیم دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تو ایک حصہ نے اپنے نام کے ساتھ لفظ ''سُنّی'' کا اضافہ کیا ''سنی دعوتِ اسلامی'' نام رکھا اور سفید عمامہ کو اپنی پہچان بنایا۔قارئین غور فرمائیں کہ ''سنی'' کی قید کا اضافہ ہی اس بات کا اعلان ہے کہ ان کے نزدیک دعوت اسلامی والے غیر سنی ہوگئے۔

لیکن آگے چل کر ان دونوں تنظیموں کا اندازِ فکر ایک ہوگیا۔پھر کیا تھا یہ دونوں تنظیمیں اپنے اپنے ذاتی مفاد کیلئے آپس میں ہی لڑنے بھڑنے لگیں۔پھر کیا نتیجہ نکلا؟ یہی کہ جس کا جہاں زور چلا اس نے اس محلّہ کی مسجد، قصبہ، دیہات، پرگنہ، ضلع پر اپنا قبضہ کیا، اپنی جماعت کا مرکز بنایا۔پھر یہ دونوں تنظیمیں اپنی اپنی طاقت مضبوط کرنے میں لگ گئیں، اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے اپنے اپنے امیروں کے مرید بڑھانے کا کام بڑے زور شور سے شروع ہوگیا۔اس اُٹھا پٹک کا رزلٹ یہ نکلا کہ جو تنظیم وہابیوں، وموددی کی نام نہاد تبلیغی جماعت وجماعت اسلامی سے مقابلہ کرنے کے نام پر، اعلیٰ حضرت کے عشق اور اعلیٰ حضرت کے نام کے مونوگرام کا سہارا لے کر معرض وجود میں آئی تھی اب وہ تنظیم سینوں

سے ہی لڑنے مرنے میں سارا وقت صرف کرنے لگی۔فکر دین سے زیادہ فکر دنیا، عمل خالص کے بجائے دکھاوا اور ریا کاری اُن جماعتوں کا شیوہ اور دستور ہو گیا۔حال تو یہاں تک ہو گیا کہ اپنے ماننے والوں کو ذہن دینا شروع کیا کہ ''معاذ اللہ علماء نہ دین کا کام کر رہے ہیں نہ کرنے دے رہے ہیں، یہی جماعتیں مسلک اعلیٰ حضرت کا کام کر رہی ہیں۔

پھر کیا تھا ان خودساختہ امیروں کے ماننے والے ان کے اندھے مقلد ہو گئے، جوان کے امیر کہیں وہی شریعت، جو منع کر دیں وہی خلاف شریعت۔اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔جیسا کہ نام نہاد دعوت اسلامی اعلیٰ حضرت کے عشق کا نعرہ لگانے والی نے ٹی وی کو بڑی شدومد کے ساتھ حرام کیا اور کئی کتابیں ٹی وی کے رد میں چھپوا کر ہزاروں کی تعداد میں بٹوائیں۔ان لٹریچر میں اس بات کو بہت زیادہ عام کیا گیا کہ ٹی وی سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن ہے، ٹی وی کے رد کے بارے میں کئی خواب اپنے لٹریچر میں شائع کئے گئے، ٹی وی سے نفرت دلانے اور اس سے پرہیز واجتناب کرنے کیلئے نہایت شدت سے تحریک چلائی گئی۔اس کے نتیجہ میں اس تنظیم والوں کے بقول اپنے امیر کا حکم سنتے ہی اس کے ماننے والوں نے ٹی وی کو چوراہوں پر جلوایا۔

لیکن ابھی زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ جس ٹی وی کے بارے میں ان جماعت والوں کا اعلان تھا کہ ٹی وی سرکار کا دشمن ہے، جس ٹی وی سے نفرت اور اجتناب اور پرہیز کرنے کے بارے میں نہایت شدومد سے تحریک چلائی گئی اب اسی ٹی وی کے بارے میں اس تنظیم کے تنخواہ دار اور پرائیویٹ مفتیوں کے ذریعے اسی ٹی وی کے لئے جواز کے غیر شرعی حیلے تلاش کئے جانے لگے اور جواز کا حکم صادر کر دیا گیا۔نہ صرف جواز بلکہ ٹی وی دیکھنے کو کار ثواب تک قرار دیا گیا۔یہ بات صرف زبانی جمع خرچ والی نہیں ہے بلکہ

اس کا ثبوت ان کے لٹریچر میں موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

اے گناہوں کے مریضوں! چاہتے ہو گر شفا　　آن کرتے ہی رہو تم مدنی چینل کو سدا

مدنی چینل نارِ دوزخ سے اماں دلوائے گا　　انشاء اللہ آپ کو باغِ جناں دِلوائے گا

(وسائل بخشش ص ۶۳۳ / و ۶۳۴ / از قلم الیاس عطار)

بہر حال اب اسی دشمن سرکار کو گھر اور مساجد کی زینت بنالیا گیا معاذ اللہ رب العلمین۔ اور اس کے دیکھنے دکھانے کو باعث اجر و ثواب کہہ ڈالا۔ یہاں تک کہ اس حرام کو مدینہ طیبہ سے نسبت دیتے ہوئے "مدنی چینل" نام رکھ ڈالا، اس قسم کے اعلانوں اور اسٹیکروں سے اس کی تشہیر کی گئی کہ "جس کو مدنی چینل سے پیار ہے اس کا بیڑا پار ہے" وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ ترجمہ قرآن کنز الایمان شریف کو انہوں نے جس کو اپنے مکتبہ سے شائع کیا اس کے بیک پیج پر اُس حرام کا ایڈ اور اس کو دیکھنے کی تشہیر کی گئی۔ معاذ اللہ۔

مگر مسلک اعلیٰ حضرت کو ماننے کا دعویٰ کرنے والی دعوت (غیر) اسلامی کے امیر اور اس کے تنخواہ دار، پرائیویٹ مفتیوں نے یہ نہ بتایا کہ ٹی وی کے جواز کے بارے میں کون سا حکم ناسخ ہے، کہاں سے آگیا؟ کہیں ایسا تو نہیں مرزائے قادیانی کی طرح معاذ اللہ اس کے جواز کا حکم امیر کے اوپر الہام ہوا ہو، اس شیطانی خیال کے پس پردہ آگے چل کر نہایت خفیہ انداز میں معاذ اللہ نبوت کیلئے راستہ ہموار کیا جارہا ہو؟ (استغفر اللہ ثم استغفر اللہ) اللہ تعالیٰ ایسے مکاروں کذابوں کی سازشوں فریبوں سے ہم سب سنیوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

اب ان سب حالات اور اس جماعت کی باطنی خباثتوں کے پیش نظر علمائے حق اور اسلام وسنیت کا حقیقی درد رکھنے والوں نے جب دیکھا کہ ان کے "دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" تو پھر غیبی لشکر ابابیل کا انتظار کرنے لگے اور اپنے مقدور بھر عوام اہل سنت

کو آگاہ کرنا شروع کر دیا، ان کے خطرناک عزائم اور سازشوں کا پردہ چاک کرنا شروع کیا، کتنے ہی لٹریچر اور کتابیں اس سلسلے میں منصۂ شہود پر آئیں۔ پھر کیا ہوا وہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ کہیں امام پر حملہ، کہیں علماء کی توہین، کہیں حفاظ کو غنڈہ گردی کے ذریعے زدوکوب کر کے دبانے کی کوشش کی گئی، کہیں سرمائے کے ذریعے بہت سے نام نہاد مولویوں، اماموں، مفتیوں کی خرید و فروخت، کہیں جلسے کا لالچ، کہیں غیر ملکوں کے سفر کا لالچ دے کر اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی گئی۔

لیکن سچ کہا میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہر دور میں میری امت میں ایک گروہِ علماء موجود رہے گا جو حق کو حق باطل کو باطل کہتا رہے گا۔ اس کا جلوہ دکھائی دینے لگا۔ پھر کیا تھا علمائے حق نے اپنی تحریروں، تقریروں کے ذریعے اس کا شدومد کے ساتھ ردوطرد اور ہر موڑ پر اُن کا تعاقب کرنا شروع کر دیا۔ اُن کی آزاد خیالی اور گمراہ کن نظریات سے اہل سنت و جماعت کو خبردار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کافی حدتک دعوتیوں کا خاتمہ ہو گیا اور عوامِ اہل سنت اُن کے فتنوں سے باخبر ہو گئے الحمدللہ رب العلمین۔ ان کی خرابیوں اور گمراہ کن نظریات کے بیان سے پہلے بطور تمہید چند کلمات اور کہنا چاہتا ہوں کہ ان جماعت والوں کا حال تو یہ ہو گیا ہے کہ اپنے امیر کے ذاتی مفادات کی فکر میں سرگرداں رہنا ان کا طریقۂ کار بن گیا ہے، جو امیر کے خلاف کچھ کہہ دے اس سے لڑائی۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا نام نہاد دعوت اسلامی و سنی دعوت اسلامی والے مسلک کی فکر کرتے ہوئے غور کرتے کہ جہاں جماعت اسلامی کا زور ہے وہاں سے دشمنانِ مسلک رضا کی طاقت وقوت کو کم کریں، ان کے فریب سے قوم وملت کو آگاہ کریں۔

لیکن نہیں! بلکہ اُلٹا اُن باطل جماعتوں سے اتحاد، ان کے ساتھ کھانا پینا، اور سنی افراد پر طعن و تشنیع کرنا، سنی علماء پر حملے کرنا اور سنی مساجد پر اپنا قبضہ وتسلط جمانا، کہیں سنی عوام

کودھوکہ دینے کے لئے یہ کہنا کہ اسلام اخلاق اور نرمی سے پھیلا ہے۔لیکن جب علماء اہل سنت ان کی شرعی خرابیاں بیان کریں تو ان کے ساتھ بداخلاقی اور گالی گلوج اور مار پیٹ کوروا رکھا جائے۔کیا نہیں معلوم نام نہاد دعوت اسلامی والوں نے مفتی ابوداؤد صاحب کو کس طریقہ سے زدوکوب کیا آج ڈڈیجہ کی وادی چیخ چیخ کر پکار رہی ہے لیکن افسوس آج اس کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں کچھ زرخرید مولوی جوان کے ہاتھ بک چکے ہیں ان کو یہ توہین علماء ومفتیانِ کرام شاید دکھائی نہیں دیتیں سچ کہا..........

افسوس!اخلاق کی بات کرنے والی پاکستانی جماعت سنیوں کے ساتھ حسن اخلاق کو بھول گئی شاید ان کے نزدیک سنی علماء کے ساتھ حسنِ اخلاق روا ہی نہیں۔اپنوں سے سختی اور غیروں سے نرمی ،جب وہابیہ دیابنہ کے رَدّ کے بات آئی تو بجائے اس کے کہ اس کا سدباب کیا جائے بجائے اس کے مبلغین کو جاہل کہہ کر معاملہ ختم کرنے کی کوشش۔ کیا سنتوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ کرنے والی جماعت کے نزدیک ردِ وہابیہ کرنا معاذ اللہ خلافِ سنت فعل ہے؟ کیا اس جماعت کے نزدیک کلمۂ شہادت وضروریاتِ دین پر ایمان لانے سے پہلے سنتوں پر عمل پیرا ہو جانا ہی مومن ونجات یافتہ ہونے کیلئے کافی ؟ معاذ اللہ!

کیا یہی اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی عملی تفسیر ہے؟ کیا اسی کا نام تبلیغ دین ہے؟ معاذ اللہ رب العلمین !اس پر بھی یہ نعرہ کہ دونوں تحریکیں مسلک کا کام کر رہی ہیں۔

یہ خودساختہ امیر اہل دعوت جو خودساختہ حکم فرمائیں وہی ان کے نزدیک معاذ اللہ شریعت ہے؟ کیا نہیں معلوم شاہجہاں پور رہنے والے ایک غریب معمر جو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ

والرضوان کے چہیتے مرید حافظ فراست اللہ خاں صاحب قبلہ رضوی کے خاندان کے افراد کو کس طریقے سے زدوکوب کیا گیا؟ آخر ان کی غلطی کیا تھی بس یہی کہ ایک جلسہ کروا کے علمائے اہل حق کو بلا کر اس نام نہاد پاکستانی تحریک کی خرابیاں عوام اہل سنت کے سامنے بیان کرائیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاہجہاں پور سے بڑے پیمانے پر پاکستانی تنظیم کا خاتمہ ہوگیا۔ الحمدللہ رب العلمین۔ بس پھر کیا تھا اخلاق حسنہ کی دہائی دینے والی، وہابیہ کے ساتھ دوستی کرنے والی سنتوں کا نام لے کر سنیوں کو دھوکا دینے والی پاکستانی تنظیم، اعلیٰ حضرت کا نعرہ دے کر شیدائیان اعلیٰ حضرت کو پھانسنے کی کوشش کرنے والی، نیز پاکستان کی دیندار نامی تحریک سے اتحاد کرنے والی دعوت اسلامی کے مبلغوں نے شاید اس رضوی بھائی کے ساتھ اخلاق روا ہی نہیں سمجھا۔ اور تعجب یہ ہے کہ عشق اعلیٰ حضرت اور پیروئ سنت کا دعویٰ برقرار ہے لہٰذا قارئین کرام! غور کریں کہ ایک مومن مسلمان کو آزار پہنچانا کتنا گناہ عظیم ہے لیکن جو مولوی ان کے ہاتھوں بک چکے ہیں کیا ان کو نہیں معلوم کہ علماء کی توہین بر بنائے دین کفر ہے۔ نہیں بلکہ اگر ان کے امیر و دعوتی مولویوں کی کوئی توہین کردے تو پھر ان کا رنگ دیکھئے۔

خیر ہمیں تو اپنے لوگوں کو اُن کی مکاریوں کے بارے میں بتانا ہے تاکہ لوگ خود فیصلہ کریں کہ اس جماعت کی بنیاد صرف ریاکاری، دکھاوا ہے اور مسجدوں پر اپنا تسلط و عوام اہل سنت کو اپنا اندھا مقلد بنانا ہے۔ یہ ان کی تحریک کا ایک زبردست ٹارگیٹ اور سازش ہے کہ اپنے ان عزائم اور مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد بظاہر جو نتائج ظہور پذیر ہوں گے وہ اس طرح کہ اب جو یہ کہیں گے وہ اسلام ہوگا اور جس سے منع کریں وہی مخالف اسلام ٹھہرے گا۔

کیا کسی کو ان اماموں مولویوں کی بھی خبر ہے جو ان کے مظالم سے گذر چکے ہیں افسوس کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ یہ کہنے والے تو ملیں گے کہ کیا ان کے نزدیک یہ لوگ بھی ٹھیک نہیں جو سنتوں کو زندہ کرر ہے ہیں، گھر گھر اسلام کی تبلیغ کرر ہے ہیں، نماز روزہ کی تلقین کرر ہے ہیں، ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں اسلام کی تبلیغ کیلئے کتابیں چھپوا کر شائع کرر ہے ہیں، جن کی زبانیں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہتے نہیں تھکتیں، نعتوں درودوں سلاموں کا ورد ان کی اجتماع اور ان کے لٹریچر میں بھرا پڑا ہے، جو اعلیٰ حضرت کے عشق اور محبت سے سرشار ہے، کیا ایسی جماعت ایسی تحریک ایسے مبلغ ایسے امیر بھی ٹھیک نہیں، کیا ایسا ممکن ہے؟ اگر یہ ٹھیک نہیں تو آخر کون ٹھیک ہوگا؟

تو آیئے! اس کو سمجھنے کیلئے ماضی کو دیکھنا ہوگا۔ جب نام نہاد جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت کا جنم ہوا اس وقت علماءِ حق نے تحریراً تقریراً اس کا رَدّ فرمایا اس وقت بھی یہ سوال اُٹھا کہ اللہ رسول کا نام لینے والے، نماز روزہ کی تبلیغ کرنے والے بھی صحیح نہیں تو جواب یہ تھا کہ صرف نام لینا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ ورسول کے دین پر ہونا ضروری ہے، اللہ ورسول کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنا بھی ضروری ہے۔ یہ جماعتیں ظاہری زبان سے اللہ ورسول کا نام تو لے رہی ہیں لیکن اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو گالیاں دینے والوں مثلاً اشرفعلی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی، پیشوایان وہابیہ مرتدین لعنۃ اللہ علیہم اجمعین کو اپنا مقتدا و پیشوا اور پیر مان رہی ہیں اور بحکم قرآن مجید جو گستاخ رسول کو اپنا مقتدا پیشوا مانے وہ مسلمان نہیں اُنھوں نے اپنی کتابوں جیسے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس، فتاویٰ رشیدیہ، ودیگر کتب وہابیہ دیابنہ مرتدین خدا اور رسول کی بارگاہوں

میں سخت سخت گستاخیاں، بے ادبیاں، دشنام طرازیاں بکیں اور کتابوں میں چھاپیں، کہیں سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو جانوروں اور شیطانوں سے کمتر ٹھہرایا، کہیں آپکے خاتم النبیین ہونے کا انکار، کہیں سرکار کی وسعتِ علم کا ثبوت نص قرآن شریف میں نہ ہونا لیکن شیطان کی وسعت علم کا قرآن سے ثابت ہونے کا اقرار بلکہ سرکار کے وسعت علم کا قائل اُن کے نزدیک مشرک۔ وغیرہ وغیرہ معاذ اللہ رب العلمین۔

لٰہذا علمائے حق کے رد کا نتیجہ یہ ہوا کہ الحمد للہ رب العلمین بھولے بھالے سنی نام نہاد جماعت اسلامی و تبلیغی جماعت کے فتنوں سے محفوظ ہو گئے۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان علمائے حق نے ان کا رد کر کے غلطی کی، اتنی بڑی اللہ ورسول کا نام لینے والی، گھر گھر جا کر کلمہ پڑھانے والی جماعت سے دور کر دیا؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ جو انہوں نے کیا وہی حق تھا، وہی صحیح تھا۔ ورنہ آج ہماری نسلیں ان کے فتنوں سے محفوظ نہ ہوتیں۔ جیسا کہ آج کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کا نام لینے والے ہیں اگر دور کر دیا تو سب خراب ہو جائیں گے، پھر بات وہیں آئے گی یہ بھی دھوکا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا نام اگرچہ بے شک سنیت کی علامت اور پہچان ہے لیکن اعلیٰ حضرت کا نام اگر دل سے ہوتا تو اعلیٰ حضرت کی کتابوں آپ کے فرمان سے مخالفت نہیں ہو سکتی جیسا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

”ردوہابیت فرض اعظم ہے“

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم ج ۲۱ ص ۲۵۶ / تا ص ۲۵۷ /)

اوران دعوتیوں کا خود ساختہ امیر اعلیٰ حضرت کے عشق کا دکھاوا کر کے سنیوں کو پھانسنے والا اپنی تنظیم کے منشور میں لکھے کہ ہمارے اسٹیج سے کسی باطل فرقے کا نہ رد ہو گا نہ

تذکرہ۔ صرف اثباتی انداز میں گفتگو کی جائے گی۔ یہ کیسی کُھلی ہوئی مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے بغاوت ہے۔ جیسا کہ ان دعوتیوں کے عمل سے بھی ظاہر ہے جیسے وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ اتحاد، جماعت اسلامی والوں کے ساتھ نرمی اور دیوبندی اماموں کے پیچھے نمازوں کا پڑھنا یہ ان دعوتیوں کے خودساختہ امیر کی شیطانی تحریرات کا نتیجہ ہے۔ اور حال اس مبلغ کی طرح ہے کہ جو الا اللہ الا اللہ کی ضربیں لگانے میں تو کمال خشوع وخضوع کا ڈھونگ رچائے اور لاالٰہ کہنے، ردِّ وہابیہ کرتے سے اُن کا کلیجہ منہ کو آئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے نام نہاد مبلغین سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

حالانکہ علمائے اہل سنت بخوبی واقف ہیں کہ اصلاح یا تبلیغ کی جان رد بد مذہباں اور اُس پر سختی ہے جیسا کہ اس کی افادیت پر ایک اقتباس العطایا الرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ سے نظر قارئین ہے۔

''وہابیوں، نیچریوں، قادیانیوں وغیرہم گمراہوں، مرتدوں کا زور گھٹا یا نہیں؟ اس کے جواب میں یہ صلحکلی حضرات تو یہی کہیں گے کہ ''ہرگز نہیں گھٹا''........لیکن اس کی سچی کیفیت کسی انصاف شعار واقف کار سے پوچھنا چاہئے........کہ عبدالوہاب نجدی کی ذریّت پر جو سختی کی گئی ہے اس کا کیا اثر ہوا، اگر وہ سختی نہ کی جاتی تو کیا اثر ہوتا۔

اگر ترکی سُلطان سلیم ثالث اور محمد علی پاشا خدیو مصر رحمۃ اللہ علیہما کی طرح تمام موجودہ اسلامی سلطنتیں بھی مِل کر نجدیوں کی موجودہ حکومت خبیثہ پر سختی کرتیں تو کیا شیاطینِ نجدیہ کے ہاتھوں آثارِ مُتبرکہ کی پامالی اور مزاراتِ مقدسہ کی بے حُرمتی ہوتی؟ کیا حرمین طیبین طھرھما اللہ تعالیٰ عن رجس النجدیہ اھل الشین میں وہابیت ونجدیت کی زبردست تبلیغ کا بے ایمان نجدیوں کو موقع مِلتا؟ کیا حضرات علمائے کرام وساداتِ عظام، مجاورینِ بیت اللہ الحرام ومدینۃ النبی علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام یونہی کس مپُرسی کے عالم میں شہید اور جلا وطن کئے جاسکتے؟۔

........اور........جس وقت دہلی میں اسمٰعیل دہلوی نے طوفانِ بے تمیزی پھیلایا اگر اُس وقت اسپر کامِل سختی نہ کی جاتی تو کیا ایک عالَم گمراہی سے محفوظ رہ سکتا؟ اسی سختی کا ایک نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ اُس کو دہلی چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ علیٰ ھٰذا القیاس.

اس کے بعد جس بدمذہب نے سَر اُٹھایا اگر اس پر سختی نہ کا جاتی تو کیا مذہب اہل سنت کو صریح نقصان نہ پہنچتا؟........اگر سرگروہِ مقلدین نذیر حسین دہلوی پر مکہ معظّمہ میں سختی نہ کی جاتی، قید نہ کئے جاتے تو کیا اس وقت وہاں کے پوشیدہ غیر مقلدین جو ہندوستان سے وہاں جا کر بس گئے تھے مکّہ معظّمہ چھوڑ سکتے تھے؟........کیا اگر غیر مقلدوں پر سختی کے ساتھ رَدّ نہ کیا جاتا تو عوام اہلِ اسلام حدیث وقرآن کے نام سے سخت دھوکے میں نہ پڑ جاتے؟.

.........کیا اگر نیاچرہ کے رَدّ میں سختی نہ کی جاتی ،رسالہ ’’نورالآفاق‘‘ و ’’رسالہ ’’امدادالآفاق‘‘ ورسالہ ’’تائیدالاسلام‘‘ وغیرہا کتب وتحریرات کی ،مُرتدِ اکفر پیر نیچر کے رسالہ ’’تہذیب الاخلاق‘‘ کے ردمیں اشاعت نہ کی جاتی تو ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد کا یہ قدیم سچادینِ اسلام ہندوستان میں باقی رہ جاتا؟.........کیا اگر قادیانیوں کے رَدّ میں سختی نہ کی جاتی تو ہندوستان کے کلمہ گویوں کی اکثریت دجّالِ قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کلمہ پڑھتی نظر نہ آتی؟

صلحکلیوں کے نزدیک اگر یہ باتیں پُرانی ہوچکی ہیں تو ذرا حضور پُرنور آقائے نعمت دریائے رحمت امامِ اہلِ سنت، مجدد اعظم فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولٰینا شاہ عبدالمصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانحِ مقدسہ کو بنظرِ انصاف دیکھیں.........کہ.........ایک طرف شش امثالیوں اور ہفت خواتم والوں کا شدید فتنہ اُٹھتا ہے.........دوسری سمت تفضیلیوں، چمر توحیدیوں کا فسادِ عظیم پھیلتا ہے.........ایک جانب دیوبندیت ووہابیت کے طوفان اُٹھتے ہیں.........دوسری جانب ندویت ونیچریت کے سیلاب آتے ہیں.........ایک سمت سے قادیانیت وچکڑالویت کی کفری گھٹائیں چھاتی ہیں.........دوسری طرف ارتداد کی آندھیاں زور شور سے آتی ہیں.........فتنوں کی اندھیریاں گھیر لیتی ہیں.........بدمذہبوں بیدینوں کی تاریکیاں محیط ہوجاتی ہیں.........پھر.........جلالِ الٰہی کے مظہر.........جمالِ مصطفوی کے آئینے.........سرکار غوثیت کے نائب.........امامِ اعظم کے وارث.........حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کیا؟.........خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بھروسہ

کر کے.......... یا رسول اللہ کہہ کر.......لسانی و بیانی جہاد کے اس ہوشرُ با معرکے میں وہ

شیرِ خدا کا شیرِ دلیر کود پڑا.........اور ....اپنے نیزۂ کافر شکار کی قاہر مار سے

.......اسلام وسنیت کے دشمنوں کے دِلوں میں غار کر دیئے.........اُن کے قلب وجگر کے

زخم وار سے پار کر دیئے.........کہ.........اُن کے حمایتیوں کو چارہ جوئی کے وار نہ رہے۔

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

اعدائے اسلام و دُشمنانِ سُنّیت نے ناپاک اخباروں، نجس رسالوں، گندی دو ورقیوں، گھنونی چوورقیوں میں ملعون پروپیگنڈے بھی کیے.....دُشنام بازیوں، فُحاشیوں کے خبیث مظاہرے بھی کیے، مقاطعے بھی کیے، دھمکیاں بھی سُنائیں، گیدڑ بھبکیاں بھی دکھائیں.........مگر.........دینِ اسلام کے اُس مجددِ اعظم نے مرعوب ہو کر.......کسی لالچ میں آ کر معاذاللہ اُن خُبثا سے دوستانہ، یارانہ، برادرانہ نہ منایا.....اُن کی طرف محبت ومؤدّت کا ہاتھ نہ بڑھایا.......بلکہ.........اسلام وسنیت کے خورشید درخشاں، وبدرِ تاباں کے عالم افروز چہروں سے ظلمت وکفر وضلالت کے بادل ہٹا دیئے........دنیائے اسلام کو خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی عزت وعظمت.....سچی اُلفت ومحبت کے جلوے دِکھا دیئے.........ہر گمراہ بدمذہب، ہر مرتد و بیدین کی ضلالات وخباثات کے پراخچے اُڑا دیئے.........ہر باطل پرست کے جھوٹے دمدمے مِٹا دیئے........مُسلمانانِ اہلِ سنت کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے شرابِ طہور کے چھلکتے ساغر پلا دیئے.......لاکھوں مُسلمانوں کو صُلحکُلِّیَّت کے جہنم سے بچا کر اسلام وسنیت کی صراطِ مستقیم پر اُن کے قدم جما دیئے.........للہ انصاف!.......اگر حضور

اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اِن بَدْ مَذْ ہبوں ..... بیدینوں کے رد میں قرآنِ عظیم وحدیث شریف کی بتائی ہوئی شدّت پر عمل نہ فرماتے تو آج کیا ہندوستان میں اُس ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم سچے دینِ اسلام ومذہبِ اہل سنت کے پتے، نشان نظر آتے؟ .... ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔........"

(العطایا الرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ ص ۵۶۴)

بہر حال انہیں سب حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر ہم یہ سوچتے رہ گئے کہ، اعلیٰ حضرت کا نام لے رہے ہیں، سنتوں کیلئے تبلیغ میں مصروف ہیں اگر ان کو دور کر دیا تو کافی لوگ باغی اور منحرف ہوجائیں گے۔ تو پھر معاذ المولیٰ تعالیٰ وقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کہ اعلیٰ حضرت کا نام لے کر، سنتوں کی آڑ میں وہ ہماری نئی نسلوں کو خراب کرتے رہیں جیسا کہ آج پاکستان کے حالات ہیں کہ وہاں کے اکثر مدارس ومساجد اہل سنت وجماعت ان جماعتیوں، وہابیوں کے قبضے میں چلی گئیں۔

اس کام کیلئے پوری پلاننگ سے کام کیا جاتا ہے، کہ سب سے پہلے محلّہ کے باا ثر لوگوں کو اپنے قریب لاتے ہیں، مسجد کے اماموں کو اپنا ہمنوا بناتے ہیں چاہے پیسہ دے کر، یا بدماشوں کے ذریعے ڈرا دھمکا کر (جیسا کہ شاہجہاں پور، دُھلیہ، اورنگ آباد شریف، خیرانی روڈ محمدی جامع مسجد بمبئی، لکھیم پور کھیری وغیرہ جہاں مسجدوں پر قبضہ جمانے کے واقعات اس پر شاہد ہیں)، ہاتھ چوم کر، حضرت حضور کر کے دھوکا دیتے ہیں۔ اس طریقے سے اپنے درس دینے کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ جب درس شروع ہوگیا اور اہل طاقت قریب آگئے تو پھر قدم بقدم اپنا تسلط مضبوط کرتے جاتے ہیں، آخر کار مسجد پر دعوتی جھنڈا لہرانے لگتا ہے۔ پھر

اس صورت میں امام کے سامنے دو راستے ہوتے ہیں۔ یا تو عطاری بنے، اور اُن کے رنگ میں رنگ جائے، یا مسجد سے استعفیٰ دے، جس کی کافی مثالیں موجود ہیں۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ان کا سب سے مضبوط سہارا پیسہ ہوتا ہے۔ علماء کو نذرانے، مبلغین کو ماہانہ وظیفے جو ایک خطیر رقم پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بیدریغ خرچ کرتے ہیں۔ خاص طور پر ان کا دعوتی چینل جس کا صرف مہینے بھر کا خرچ لاکھوں روپے پر مشتمل ہوتا ہے بلکہ کروڑ روپے سے بھی تجاوز کر جاتا ہے۔ یہ سب دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ باطل جماعتیں اور سامراجی قوتیں عالم اسلام میں فتنہ پیدا کرنے کیلئے ان کی مدد کر رہی ہوں، کہیں تاریخ اپنے کو دہرا تو نہیں رہی ہے جس طرح سلطنت عثمانیہ کے زوال اور اس کے پس منظر پر نگاہ ڈالی جاتی ہے تو اس کا کردار ''لارینس آف عربیہ'' تاریخ کے پردے پر اُبھر کر سامنے آتا ہے۔ اس سلسلے میں دوسرا نام ''ہمفرے'' کا بھی ہے۔ یہ وہ راز ہوتا ہے کہ جو صرف ایک یا دو افراد تک ہی محدود رہتا ہے، یہ وہ راز ہوتا ہے جو اس تنظیم کے بانی کے سگے بھائی، بلکہ بیوی بلکہ باپ سے بھی پوشیدہ ہوتا ہے۔ یہ وقت کا ایک عظیم لمحۂ فکریہ ہے۔ اس سلسلے میں کتاب ''ہمفرے کے اعترافات'' لائق مطالعہ ہے۔

ذرا غور کریں اعلیٰ حضرت کہیں کہ رد فرض اعظم ہے جس کا فتنہ اُٹھتا دیکھیں سد باب کریں۔ وعظ علماء کی ضرورت ہو تو وعظ کہلوائیں۔ اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں۔ حسب استطاعت اس فرض اعظم میں روپیہ صرف کرنا فرض ہے۔ لیکن بات بات پر اعلیٰ حضرت کا نام لینے والی دعوتی تحریک کا حال تو یہ ہے کہ یہ تنظیم کہے کہ ہمارے اسٹیج سے ردو ہابیت نہیں ہوگا۔ دین ومذہب میں خیانتیں پھیلائی جارہی ہیں کہیں ذاکر نائک کے حوالے سے کہیں طاہر پاکستانی کے ذریعے۔ لیکن افسوس کہیں اُن کے چینل پر ان

کارد نہیں، کہیں ان کے رد میں کوئی جلسہ، کوئی کتابچہ نہیں۔ اور اس جماعت کی سب سے معتبر کتاب ''فیضانِ سنت'' جو تقریباً تیرہ سو صفحات پر مشتمل ہے اس میں سب سے اہم سب سے پہلا بنیادی باب ''باب الایمان'' ہی غائب ہے۔ پوری کتاب پڑھتے جائیے نہ حفظ الایمان نہ براہین قاطعہ کا رد، نہ تحذیر الناس نہ تقویۃ الایمان کا رد، نہ صراط مستقیم نہ رسالہ یکروزی اور تذکیر الاخوان کا رد۔ یہ منھ اور دعویٰ سنیت، یہ منہ اور دعویٰ تبلیغ مسلک اعلیٰ حضرت کہ اس مذکورہ ضخیم کتاب میں جو دعوت غیر اسلامی کے ماننے والوں کے نزدیک معاذ اللہ حدیث وقرآن مستند فتاویٰ سے بھی زیادہ معتبر جیسے دیوبندی دھرم میں تقویۃ الایمان، تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک ''فضائل اعمال''۔ نہ اس (فیضانِ سنت) میں دیوبندی کی دال نہ وہابی کا ''واؤ'' نہ رافضی کا ''ر'' نہ نیچری کا ''نون'' نہ قادیانی کا ''قاف'' نہ چکڑالوی کی ''چ'' نہ غیر مقلد کی ''غ'' نہ خارجی کی ''خ''۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بلکہ انداز تو اس بدمذہب مبلغ کی طرح ہے جو تبلیغ کا ڈھونگ تو بہت رچے لیکن تبلیغ کرے تو صرف قرآن پاک کی انہیں آیتوں کو تلاوت کرے جس میں کسی کا رد معلوم نہ ہوتا ہو۔ لیکن اُن آیتوں کو زبان پر لانا ہی پسند نہ کرے جن میں کفار مرتدین منافقین کا واضح رد وابطال ہے۔ تو کوئی کیا کہہ سکتا ہے زندگی بھر کی اس کی تبلیغ سے کسی کو صراطِ مستقیم مل سکتی ہے یا وہ خود ہی سیدھی راہ پا سکتا ہے ہرگز نہیں۔ اور وہی اتحادی طرزِ بیان منہاجیوں کے ساتھ بھی جاری ہے۔ طاہریوں سے اندرون خانہ اتحاد بلکہ طاہریوں کی تعریف وتوصیف اور عطاری کہے کہ سو سال میں طاہر جیسا محقق نہیں پیدا ہوا۔

مگر اہل سنت کے علماء پر حملے، علماء حق پر طعن وتشنیع واہ کیا تبلیغ ہے! کیا یہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے؟ خیر جو تنظیم وہابیہ دیابنہ سے اتحاد کرے اس سے یہ شکوہ اور ان سے یہ کیا بعید

کہ وہ طاہریوں سے اتحاد کی بات کرے۔ کیا کوئی عطاریوں سے پوچھنے والا ہے کہ جب علمائے اہل حق ان کا تحریراً تقریراً رد کریں عوام اہل سنت کو ان کے غیر شرعی بلکہ باطل عقائد سے روشناس کرائیں، مصطفٰے پیارے کی بھولی بھیڑوں کو بھیڑیوں کے حملوں سے بچائیں تو عطاریوں کی بولی یہی ہوتی ہے کہ علماء نے دین کا کام کیا ہے نہ کرنے دیں گے۔ اور یہی تنظیم مسلک اعلیٰ حضرت کا کام کر رہی ہے۔ شاید ان دعوتیوں کے نزدیک چینل چلانا اور ٹی وی کو گھر گھر اور مساجد میں پہنچانا ہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ** ۔ ان کے منشور کے مطابق ہمارے اسٹیج سے میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلسے نہیں ہوں گے۔ کہیں کوئی سنی تنظیم ایسا منشور بنا سکتی ہے؟ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرمائیں ۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

اس پر عطاریوں نے کہا کہ ہم فلاں شہر میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جلوس نکالتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس کے مخالف نہیں۔ تو پھر بات وہی تضاد بیانی والی آجاتی ہے کہ ایک جگہ انکار وہ بھی تحریر میں لیکن جب باز پرس کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ہم اس کے مخالف نہیں۔ لیکن اس طرح کی مثال تو دیوبندیوں میں بھی ملے گی۔ ان کے نزدیک تو عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منعقد کرنا ہی شرک ہے۔ لیکن دور نہ جایئے یو پی کے شہر کانپور کا جلوس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ ایک بہت بڑی تعداد پر مشتمل ہوتا ہے اس جلوس کی قیادت پر ان دیوبندیوں کی تنظیم جمعیۃ العلماء نے قبضہ کر رکھا ہے۔ کیا ان کے اس جلوس نکالنے کی بنیاد پر اس کو صحیح کہا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ تو عوام اہل سنت کے ساتھ دھوکا ہے۔ اور گورنمنٹ کو اپنی قیادت دکھا کر دنیوی فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس مفاد کیلئے ان

کے سامنے اب شرک وبدعت کی کوئی حیثیت نہیں، نہ کسی دلی اور سہارنپور والے کسی وہابی نے کانپور کے وہابیوں سے باز پرس کی کہ یہ شرک وبدعت والا کام کیوں کیا جارہاہے۔

اب ذرا قارئین کے سامنے ہم ان کے تھوک کے حساب سے گڑھے ہوئے خوابوں کے بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے۔

''دعوت اسلامی کے ایک اسلامی بھائی ۱۸ر رمضان المبارک کا خواب بیان کرتے ہیں کہ خواب میں سرکار تشریف فرما ہیں اور فرشتوں نے حاضر ہوکر فرمایا کہ حضور اللہ تعالیٰ نے الیاس قادری کو سلام بھیجا ہے سرکار فرماتے ہیں سلام الیاس کو پہنچ جائے گا''

(مأخوذ کتاب ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'')

قارئین کرام ذرا غور کریں پہلے اس خواب کی حقیقت کو ملاحظہ کریں۔ ایک اسلامی بھائی نے خواب دیکھا خواب دیکھنے والا ہی نہیں معلوم۔ کہاں کا رہنے والا ہے، باپ کا نام کیا ہے؟ اب ذرا اس خواب کو دیکھیں اللہ تعالیٰ سلام بھیج رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پہنچارہے ہیں معاذ المولیٰ تعالیٰ کیا کوئی ثابت کرے گا کہ کبھی کوئی ایسا خواب کسی بڑے سے بڑے ولی یا حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے کسی معتبر کتاب میں گذرا؟۔ جو ایک اعترافی جاہل امیر کے بارے میں کہا جارہا ہے۔ **معاذ اللہ رب العلمین۔**

اسی کتاب ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' کے ص ۴۴۳ر پر ایک مجہول نامعلوم شخص کے نام سے ایک خواب اور گڑھا۔ اور لکھ مارا۔

''میرے دل کی آنکھیں کُھل گئیں۔ مجھے اپنے شہر سے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا، قریب ہی نورانی چہرے والے دو بزرگ بھی موجود تھے ان میں ایک طرف اشارہ کرکے کچھ یوں ارشاد فرمایا یہ احمد رضا ہیں ان کے مسلک

کو اپنالو، پھر دوسرے شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ الیاس قادری ہیں ان سے مرید ہو جاؤ''۔

ذرا غور کریں کہ اگر اس خواب کو معتبر مانا جائے تو یہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ الیاس سے مرید ہو جاؤ گویا جو الیاس سے مرید ہو گیا وہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عامل ہوا، اور جو مرید نہ ہوا وہ حکم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تارک ہوا۔ حکم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماننا واجب ہے۔ اور تارکِ واجب گناہگار ہوا لہٰذا [illegible] کسی سلسلۂ طریقت کے بزرگ سے مرید ہو گیا وہ گناہ گار ہوا یا نہیں؟۔ معاذ اللہ رب العٰلمین۔

حیرت میں ڈوب جانے کی بات ہے جو ٹی وی ایک عرصہ دراز تک اس پاکستانی جماعت کے نزدیک حرام تھی اور اُسے دشمن سرکار قرار دیا اور اپنی کتاب میں بھی لکھ دیا کہ سرکار کا دشمن ہے۔

''فیضان سنت'' کے ص ۲۷ر پر عنوان ''مدینہ کی دھول کی برکت'' کے تحت ایک اسلامی بہن کا خواب تحریر کیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ......... ''حیدر آباد کی ایک اسلامی بہن کا حلفیہ بیان ہے کہ....... میری پھوپھی جان جو ہمارے ساتھ ہی رہتی ہیں اور امیر اہل سنت محمد الیاس قادری صاحب سے بیعت ہیں، جب اُنہیں معلوم ہوا ٹی وی، وی سی آر کے سخت مخالف ہیں....... لہٰذا اُنہوں نے ٹی وی، کے سب تار وغیرہ کاٹ ڈالے اس کو اسٹور روم میں ڈال دیا۔ اسی روز دوپہر کو جب میں لیٹی ..... میری آنکھ لگ گئی....... میں مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار فیض آثار سے مشرف ہوئی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہو کر فرما رہے تھے .... ''آج میں بے حد خوش ہوں کہ تم نے میرے بہت

بڑے دشمن ٹی، وی کو نکال دیا ہے لہٰذا میں تمہارے گھر آیا ہوں"۔

اور اس پر خواب در خواب گڑھ ڈالے اور اس دشمن سرکار کو چوراہوں پر سنگ سار کروایا۔ کمال ہے ان دعوتیوں نے ٹی وی کو سرکار کا دشمن ثابت کیا اور سنگسار کر کے محبتِ رسول کا ڈھکوسلہ کیا، مگر دشمنان و گستاخانِ خدا اور رسول وہابیہ، دیابنہ کے رَدّ سے زبان خاموش ،منھ بند یہ کیا ہے؟ یہ محبت رسول ہے یا دھوکہ؟ لیکن جب ان دعوتیوں کے نزدیک اپنے ذاتی مفاد کیلئے ٹی وی کی مادی افادیت اور اہمیت کا احساس ہوا (جیسے زکوٰۃ فنڈ، صدقہ، فطرہ وغیرہ کا ایڈویٹائز، عطاری سلسلے میں مرید ہو جانے کی تشہیر) تو دعوتیوں کے امیر نے ٹی وی کو جائز کیا معاذ اللہ رب العٰلمین تو پھر ذرا اس تحریک کی چال دیکھئے کہ اس کے جواز اور اسی دشمن سرکار کے لئے پھر خواب گڑھوا ڈالے۔ لیکن ابھی تک تو بات خوابوں کی تھی اب خواب نہیں بلکہ عالمِ بیداری کا ایک واقعہ سنتے چلئے۔ اور ان کی جرأت و بے باکی ملاحظہ کریں۔

۳۰ رصفر المظفر ۱۴۳۰ھ بروز جمعرات جب میں نے مدنی چینل پر سنہری جالیوں کا روح پرور منظر دیکھا تو یکا یک وہی آواز مجھے پھر سنائی دی الفاظ کچھ یوں تھے، میرے الیاس کو تم نے ابھی تک میرا پیغام نہیں پہنچایا۔" (سرکار کا پیغام عطار کے نام)

ذرا غور کریں اس دشمن سرکار (ٹی، وی) سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز آرہی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ اس تنظیم کا طریقۂ کار یہی ہے جو اس کا امیر کہے وہ مسلک اعلیٰ حضرت جو منع کرے وہ مخالف مسلک اعلیٰ حضرت۔ معاذ اللہ رب العٰلمین۔ یہ ان کی شیطانی چال ہے کیونکہ اس جماعت کا امیر کھلے عام ٹی وی پر آ گیا ہے لہٰذا عوام کو یہ ذہن دیا جا رہا ہے کہ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹی وی کی مدد لے کر اپنا پیغام پہنچایا، سرکار کی آواز ٹی وی پر آرہی ہے تو اب اگر ہمارے امیر کی آواز ٹی وی پر آ گئی تو اس میں کون سی قباحت ہے۔ معاذ اللہ۔

اسی سلسلے کی ایک اور مثال حضور خواجۂ اعظم کی تصویر کی اشاعت ہے اس کا بھی مقصد یہ ہے کہ جب خواجہ غریب نواز کی تصویر ہو سکتی ہے تو الیاس کی تصویر میں کون سی قباحت ہے۔لہٰذا سنی مسلمانو! ان کی سازشوں کو سمجھو، اپنے پرائے، دین کے دشمن کی پہچان کرو۔اور صحیح مسلک کے ماننے والوں کے قدم بقدم چلو۔اور دشمنان مسلک اعلیٰ حضرت سے دور رہو اسی میں ایمان کی حفاظت ہے۔

اسی کتاب کے ص ۴۳ ر پر ایک خواب گڑھا اور کتاب میں چھاپا۔نام نہاد مبلغ دعوت اسلامی عبدالقادر عطاری کو ایک بار خواب میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔سرکار نے فرمایا الیاس قادری کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جو تم نے الوداع تاجدار مدینہ والا قصیدہ لکھا ہے وہ ہمیں بہت پسند آیا ہے اور کہنا کہ اب کی بار جب مدینے آؤ تو کوئی نئ الوداع لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا"

اس مقام پر وہابیوں کے ایک خواب کی بات یاد آتی ہے جو مدرسہ دیوبند کے بارے میں ہے کہ "اس سے مرتبہ اس مدرسے کا معلوم ہوا" بعینہ یہ بات یہ دعوتی کہنا چاہتے ہیں کہ "اس سے مرتبہ الیاس عطار کا، الیاس عطار کے قصیدے کا معلوم ہوا" اب دنیا کے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ صرف الیاس عطار کا لکھا ہوا سلام، قصیدہ، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر پیش کریں۔اب قصیدہ بردہ شریف، سرکار اعلیٰ حضرت کا مشہور زمانہ سلام، اور دیگر بزرگان دین کے نعتیہ اشعار وسلام کے پڑھنے کی معاذ اللہ ضرورت نہیں ہے۔ورنہ کم از کم ایک خواب سرکار اعلیٰ حضرت کے بارے میں بھی دیکھ لیا ہوتا۔

یہاں پر اس خواب کے بارے میں غور طلب بات یہ ہے کہ نبی فرمائیں کوئی نئ الوداع لکھنا، اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا، کیسا رکیک علم غیبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ

ہے اور اختیارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشکوک بنایا جارہا ہے۔ کہ نبی حکم دین کہ نئی الوداع لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا، معاذ اللہ گویا نبی کو اس بات کا علم ہی نہیں کہ الیاس نئی الوداع لکھ سکتا ہے کہ نہیں اور سرکار کو اختیار ہی نہیں کہ الیاس سے نئی الوداع لکھوا سکیں۔ معاذ اللہ ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی اگر فرمائیں تو غیر ممکن ممکن ہو جائے۔

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا　　تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہ محن پھول

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب　　یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا　　جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اسی کتاب ص ۱۳۱ پر ایک خواب گڑھا۔ سرکار فرما رہے ہیں "اس زمانے کے تمام اولیاء میں الیاس قادری سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہے، ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنا اور ان کے دامن کو کبھی مت چھوڑنا، ان کے دیئے ہوئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے رہنا یہ مدنی انعامات میرے اس پیارے کی طرف سے اُمت کیلئے تحفہ ہیں"۔

غور کریں اس زمانے کے اولیاء میں الیاس سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہے یعنی الیاس کی ولایت کی گواہی سرکار دے رہے ہیں۔ معاذ اللہ رب العلمین اور جتنے ولی ہیں ان میں سب سے بڑا مرتبہ الیاس کا ہے۔ معاذ اللہ رب العلمین اس لئے جس سے زیادہ محبت ہوگی اُتنا ہی اس کا مرتبہ بڑا ہوگا۔

اور دوسرا حکم کہ ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنا۔ اور ان کے دامن کو کبھی مت چھوڑنا۔ چاہے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہتے رہیں معاذ اللہ رب العلمین۔ کیا کبھی کسی نے اس طرح کا واقعہ کسی جلیل القدر عالم، بزرگان دین میں سے یا اعلیٰ حضرت کے تعلق سے سنا۔ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ تو جب اس دنیا سے دار آخرت کی طرف سفر فرما رہے

ہیں تو اس وقت یہ وصیت فرما رہے ہیں کہ ”میرا دین و مذہب میری کتب سے ظاہر ہے ہمیشہ اس پرعمل کرتے رہنا“ لیکن یہ کیسے عاشق اعلیٰ حضرت ہیں کہ صرف اپنی اطاعت کے بارے میں گڑھے ہوئے خوابوں کو اپنی کتابوں میں چھپوا کر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کرا رہے ہیں۔

نیز بیان سرکار پر اتنی بڑی تہمت کی جرأت کہ ایک جاہل کے بارے میں سرکار فرمائیں کہ ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنا۔

حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اپنی کتب مبارکہ کی اطاعت کا حکم دیں اور الیاسی الیاس کی اطاعت کا پیغام عام کریں۔ بولئے کیا یہ مسلک اعلیٰ حضرت ہے یا شخصیت پرستی؟ اعلیٰ حضرت کے فرمان پرعمل کرنا ہے یا مذاق اُڑانا؟

اور خواب میں آگے بیان کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا:

”ان کے دیئے ہوئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے رہنا یہ مدنی انعامات میرے اس پیارے کی طرف سے امت کے لئے تحفہ ہیں“

تو کیا یہ کہا جائے کہ مدنی چینل بھی مدنی انعامات میں سے ہے؟ اور مدنی چینل امت کے لئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے تحفہ ہے؟ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ عطاری بکنے لگے، کاغذ کو اپنے منہ کی طرح کالا کرنے لگے اور یہاں تک کہہ ڈالا

مدنی چینل میں جو ساتھ دے عطار کا　　اس پہ رحمت ہو خدا کی اور کرم سرکار کا

جس کو مدنی چینل سے پیار ہے　　انشاءاللہ انشاءاللہ اس کا بیڑا پار ہے

آیئے ایک اور خواب کی طرف چلتے ہیں۔ ص ۳۶ / ۳۷ / پر ایک خواب گڑھا۔

”ایک یمنی بزرگ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے آپ کو خواب میں مکۃ الحرام میں پایا اتنے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کعبۃ اللہ شریف کے دروازے پر لائے اور کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ کھُل گیا۔ میں سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ کے

ساتھ اندر داخل ہو گیا وہاں ایک شخص اپنے سر پر سبز عمامہ شریف پہنے بیٹھے ہوئے تھے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مدنی سرکار دو عالم کے مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دعوت اسلامی کے امیر محمد الیاس قادری ہیں"۔

قارئین کرام! ذرا غور کریں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمنی بزرگ کو لے کر کعبہ شریف کے اندر تشریف لے جا رہے ہیں یعنی اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیاس کا تعارف کرا رہے ہیں۔ اس بیان سے پتہ چلا کہ جب دیدار عطار کو ٹی وی پر خانہ خدا میں کرا کر بھی جب دل نہیں بھرا تو اب نبی کے ذریعے الیاس کا تعارف کرایا جا رہا ہے۔ اس بیان میں یہ بھی قابل غور ہے کہ یہ جملہ "بیٹھے ہوئے تھے" اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ نبی کے مرتبہ کے مقابلے اس دعوتی کو اپنے امیر کے اعلیٰ مرتبہ ہو جانے کی زیادہ فکر لاحق تھی۔ بہر حال صورت مذکورہ میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ الیاس بیٹھا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔ معاذ المولیٰ تبارک وتعالیٰ۔

قارئین کرام! ذرا سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی بارگاہ میں چلیں۔ جب میرا مجدد اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کرنے لگا تو اپنے معتقدین کو بلایا اور وصیت فرمائی "جب میرا انتقال ہو جائے اور میری قبر کھودی جائے تو اتنی گہری ہو کہ میں آرام سے کھڑا ہو جاؤں۔" لوگوں نے پوچھا حضور ایسا کیوں؟ ارشاد ہوا کہ فقیر زندگی بھر تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درس دیتا رہا اور کھڑے ہو کر سلام پڑھتا رہا اور کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھنے کی حلت، فضیلت اور باعث شفاعت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دلیلیں دیتا رہا اور اس امر محمود کے منکرین پر شرعی حدود قائم کرتا رہا۔ تو جب کل قبر میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تو مجھے یہ کیسے گوارہ ہوگا کہ اس

وقت میں لیٹا رہوں۔ بلکہ کھڑے ہو کر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کروں گا''۔

سبحان اللہ! یہ میرے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی عظمت دنیا میں رہے تو تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درس دیتے رہے اور دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں تو تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درس دیتے ہوئے جا رہے ہیں۔ لیکن اب نام نہاد عاشق اعلیٰ حضرت کو دیکھئے کہ الیاس بیٹھا ہوا ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو الیاس کھڑا ہو جاتا لیکن کھڑا کیسے ہوتا اس لئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی عظمت ثابت کرنا تھی۔ سچ فرمایا حضور اعلیٰ حضرت رضی المولی تعالیٰ عنہٗ نے کہ خبیث قلب سے ہی خبیث خیالات باہر آتے ہیں۔ اگر خُبثِ باطنی کے سبب یہ خواب شیطان نے دکھا بھی دئے تھے تو ایسے بے ادب گڑھے ہوئے خوابوں کو آخر چھاپنے کی کونسی مجبوری اور ضرورت تھی؟

الیاس عطار نے اپنی ''بہت موٹی'' کتاب ''فیضانِ سنت'' کے ص ۳/ پر لکھا۔

''سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ فیضان سنت ہے اور میرے الیاس کی طرف سے میری امت کیلئے تحفہ ہے''۔

مسلمانو! اللہ! ہوش میں آؤ اور اللہ اور اس کے رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ مانگتے ہوئے حق پر ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو کہ اس کتاب میں جو اس جماعت کی سب سے معتبر کتاب ہے، اس میں اس خواب کو نقل کر کے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں کیسی شدید توہین کی گئی ہے۔ کہ ایک ایسی کتاب جس میں جگہ جگہ

ایسی چیزیں بیان کی گئی ہیں جو انتہائی گمراہیت یہاں تک کہ کفر پر مشتمل ہیں۔جیسے اسی کتاب کے ص ۱۲۸۳ر پر عید الفطر اور رمضان المبارک کے ذکر کے تحت ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔

......''ہم عید کیوں نہ منائیں، دیکھئے نا! جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال کی اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے''.......

جس کو کئی مفتیان کرام نے فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالے سے کفری قرار دیا ہے، نیز مفتی ایوب صاحب نعیمی اور مفتی شمشاد صاحب [illegible] نے بھی اس عبارت پر حکم کفر ثابت کیا ہے۔اور ان کے فتوے کی نقلیں کافی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں۔

افسوس صد افسوس! جس کتاب سے علمائے اہل سنت کفر وضلالت ثابت کریں اسی کتاب کو نام نہاد دعوت اسلامی والے کہیں کہ یہ سرکار کی طرف سے اُمت کیلئے تحفہ ہے، معاذ اللہ رب العلمین۔تو کیا یہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟ یا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم نہ تھا کہ میں جس کتاب کو اُمت کیلئے تحفہ قرار دے رہا ہوں اس کتاب میں شرعی خرابیاں یہاں تک کہ کفریات بھی موجود ہیں، مذکورہ خواب سے کیا علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار لازم نہیں آتا؟ کیا یہ علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ نہیں؟ ہے! ضرور ہے!! لیکن ان نام نہاد دعوتیوں کو تو اس خواب کو بیان کر کے اپنے ذاتی مفاد کیلئے کچھ چیزوں کو ثابت کرنا تھا۔

(۱)....کہ اب اس کتاب کی ہر ایک بات قبول کرنا لازم وضروری ہے کیونکہ یہ تحفۂ سرکار ہے۔

(۲)....   حضور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسرکار حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ذکر کر کے اور اپنی کتاب ''فیضانِ سنت'' کو تحفۂ سرکار قرار دے کر یہ ثابت کرنا ہے کہ حضور غوث پاک وحضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہما کی بارگاہوں میں بھی مقبول ہے۔تاکہ عوام اہل سنت میں سے کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہ رہے۔

(۳)....   تاکہ عوام اہل سنت صرف اور صرف فیضان سنت ہی کا مطالعہ کریں۔اب انہیں کسی بزرگ، کسی عالم کی کتاب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ صرف فیضان سنت ہی ایک ایسی کتاب جو سرکار کی طرف سے اُمت کیلئے تحفہ ہے۔یا صرف الیاس کی لکھی ہوئی کتابوں کا ہی مطالعہ کریں۔معاذ اللہ رب العٰلمین۔

اس نام نہاد دعوت اسلامی کے مکتبے سے شائع ہونے والی ایک کتاب جس کا نام رکھا ''منے کی لاش''، جس میں جگہ جگہ پیران پیر دستگیر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''مدنی مُنّا'' کہا گیا اور ایک جگہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے لکھا ''مدنی مُنّا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا'' علمائے حق پر یہ بات مخفی نہیں کہ توہین کا دارومدار عرف پر ہوتا ہے۔جیسا کہ حضور سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تعریف ،توہین کا دارومدار عرف پر ہے۔اور لفظ ''مُنّا'' کا استعمال اپنے سے چھوٹے کیلئے ہوتا ہے۔اگر کوئی الیاس کی سوانح بیان کرتے ہوئے کہے کہ ''الیاس مُنّا بھاگ کھڑا ہوا'' یا صرف الیاس کو منا کہے کیا الیاس کے ماننے والوں کو بُرا نہیں لگے گا؟ یا کسی پیر صاحب کو ''منا'' لکھا جائے یا اس کے بارے میں کہا جائے ''بھاگ کھڑا ہو'' تو کیا یہ بات تنقیص شان کے مترادف ہوگی یا نہیں؟ تو پھر اسی کتاب کے ٹائیٹل پر الیاس عطار کو ''پاکستانی منا'' لکھ کر کیوں نہیں چھاپ دیا گیا؟ اس لئے کہ اس لفظ میں دعوتیوں کے نام نہاد امیر کی ضرور اس کے چیلوں کو توہین معلوم ہوگی۔

تو کیا جس عبارت میں الیاس کی توہین ہو کیا اس میں حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوگی۔ لیکن عطاریوں کو صرف اپنے نام نہاد امیر سے ایسی محبت وعقیدت ہے کہ اس محبت وعقیدت کے بدلے کسی بزرگ کی شان میں گستاخی لازم آئے وہ بھی اُنہیں گوارا ہے۔ معاذ اللہ رب العٰلمین۔

ان ہی پاکستانی دعوت غیر اسلامی والوں نے اپنے مکتبہ المدینہ سے شائع ہونے والی ایک کتاب ''مخالفت محبت میں کیسے بدل گئی کے صفحہ ۱۶؍ پر ایک خواب لکھا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ الیاس سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے برابر والی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور غوث پاک مرید کرتے ہوئے وہی الفاظ دہرا رہے ہیں جو الیاس پڑھاتا ہے۔

قارئین کرام! بنظر انصاف اس خواب کو پڑھیں، خواب کی آڑ لے کر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کیسی کھُلی توہین کی جارہی ہے۔ معاذ اللہ رب العٰلمین۔ کہ الیاس عطار سرکار حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے برابر والی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔

اب آیئے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ سے قطب الاقطاب، فرد الافراد، محبوبِ سبحانی، غوث صمدانی، مطلوب ربانی، شہبازِ لامکانی، سیدنا سرکار ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی البغدادی سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی جاہ حشمت، شان وشوکت، عظمت ورفعت، ہیبت وسطوت اور جلالتِ شان معلوم کریں۔ فرماتے ہیں ؎

تو اپنے وقت کا صدیق اکبر   غنی وحیدر عادل ہے یا غوث
مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل   بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث
الوہیت نبوت کے سوا تو   تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت   بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

لیکن افسوس صد افسوس! الیاس عطار سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے برابر

میں بیٹھنے کا دعویٰ کر کے عوام کو یہ ذہن دینا چاہتا ہے کہ بڑے بڑوں کا مرتبہ تو غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں تک ہے لیکن میرا مقام یہ ہے کہ میں سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے برابر بیٹھا ہوں، میرا مرتبہ پہچانو! معاذ اللہ رب العلمین۔

(۲)..... سرکار غوث پاک مرید فرماتے ہوئے وہی الفاظ پڑھا رہے ہیں جو امیر اہل سنت پڑھتے ہیں یعنی سرکار حضور غوث پاک نقل الفاظ میں الیاس کے تابع ہوئے معاذ اللہ رب العلمین۔

(۳)..... سرکار حضور غوث پاک فیضان سنت سے درس دے رہے ہیں اس سے عوام کو یہ ذہن دینا ہے کہ جب حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اس کتاب سے درس دے رہے ہیں تو یہ ایک سنی پر لازم ہے چاہے وہ مولانا ہو یا مفتی ہو کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فیضان سنت سے درس دے کر غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کرے۔ معاذ اللہ رب العلمین۔ (ان پاکستانی دعوتیوں کی اس بے باکانہ جرأت سے بعید نہیں کہ اس طرح کا خواب بھی گڑھ کر چھاپ دیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی معاذ اللہ رب العلمین فیضان سنت کا درس دے رہے تھے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

افسوس! ان پاکستانی دعوتیوں نے کیسی شدید سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی ہے جب کہ اس دور میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے ٹکڑوں پر پلنے والوں نے الیاس عطار پاکستانی کی کتاب فیضان سنت میں کتنی شرعی خامیاں یہاں تک کہ اس کتاب کی ایک عبارت پر حکم کفر صادر کر دیا لیکن ان پاکستانی عطاریوں نے اس کفریہ عبارت والی کتاب سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو درس دینا ثابت کرتے ہوئے

کیسا خطرناک بہتان آپ کی ذات مبارک پر باندھ کر وہابیہ دیابنہ کو یہ بات کہنے کا موقع دیا کہ تمہارے پیرانِ پیر ایک کتاب میں صحیح غلط تک سے واقف نہ تھے، بلکہ حضور غوث پاک ہی کیا بلکہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر بھی وہابیہ دیابنہ کو سوال کرنے کا موقع ان ہی پاکستانی دعوتیوں نے دیا کہ تمہارے نبی تو معاذ اللہ اتنا بھی علم نہیں رکھتے تھے کہ جس کتاب کو میں امت کیلئے تحفہ قرار دے رہا ہوں اس میں شرعی خرابیاں بھی ہیں اور کفر بھی۔ معاذ اللہ رب العلمین۔ سنی مسلمانو! یہی تو پاکستانی دعوت الیاسی کی خفیہ پلاننگ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت کہتے کہتے پورے دین کو ہی تہس نہس کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سنیوں کو ان کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

مولوی الیاس عطار اپنی کتاب ''پُر اسرار بھکاری'' بعنوان ''ایثار کی مدنی بہار'' کے تحت لکھتے ہیں:

'' ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی ایک مدنی بہار مختصراً عرضِ خدمت ہے۔ بمبئی کے ایک علاقے میں تفسیر قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع پیر شریف ۲۲/صفر المظفر ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۲/۳/۲۰۰۷ء کے اختتام پر ایک ذمہ دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپل کی گمشدگی کی شکایت کی ذمہ دار اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اپنی چپل کی پیش کش کی وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے سات ماہ ہوئے تھے اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ '' کیا دعوت اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی

نہیں دے سکتی'' باصرار اپنی چپلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابرہنہ یعنی ننگے پاؤں گھر چلی گئی رات جب سوئی تو اس کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی کیا دیکھتی ہے کہ سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں نیز ایک معمر مبلغِ دعوتِ اسلامی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضر ہیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم کے لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے ''چپل ایثار کرتے وقت تمہاری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ''کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی بھی قربانی نہیں دے سکتی'' ہمیں بہت پسند آئے۔ علاوہ ازیں حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

قارئینِ کرام دیکھا آپ نے اس خواب میں ''ایثار'' کی آڑ لے کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیا توہین نہیں کی جا رہی ہے؟ اور یہ دکھانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے کہ اے عطاریو! الیاس کے مقام کا تو پوچھنا ہی کیا جب کہ الیاس عطار کی پاکستانی تنظیم کے اجتماع میں آنے والی الیاس کی شیدائی ومعتقدہ مبلغہ کا یہ مرتبہ اور یہ عظمت ہے کہ اس عورت کو کہ جس کی چپل اجتماع میں غائب ہوگئی تھی چپل دینے پر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو رہی ہے۔ (معاذ اللہ رب العلمین) اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہیں۔ (معاذ اللہ رب العلمین)

تو اے عطاریو! پھر الیاس عطار کا مقام ومرتبہ کتنا بلند وبالا ہے اور دوسری یہ جیتی جاگتی سرکار صلی اللہ پر یہ تہمت بھی دھری جا رہی ہے کہ عورتوں کے اجتماع سے حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوش ہیں۔تا کہ پھر کسی عالمِ حق کو عورتوں کے اجتماعات کے عدم جواز پر بولنے کی جسارت ہی نہ رہے۔جب کہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی کتابِ مستطاب ''مروج النجاء لخروج النساء'' کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد جیسی جگہ کی حاضری کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عورتوں کو منع فرمادیا اور یہ خبیث عورتوں کے اجتماع کا جواز و اجازت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جانب منسوب کررہا ہے۔معاذ اللہ رب العٰلمین۔

اور اس خواب کو ذرا غور سے پڑھیں کہ خواب میں زیارتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہمیت کو کیسے کم کیا جارہا ہے۔

جبکہ عالمِ خواب میں زیارتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا مقام اور مرتبہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر علمائے کرام وعرفائے ذوی الاحترام طویل مجاہدات وریاضات کرنے کے بعد کہیں جاکر اس سعادت سے مشرف وفیضیاب ہوئے۔

بالخصوص سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اپنی کتبِ مبارکہ میں زیارت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادت سے شرفیاب ہونے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس سے سرفراز ہونے کے مبارک ومتبرک عملیات واوراد ووظائف تحریر فرمائے اور مزید یہ فرمایا کہ تیری یہ جستجو، محنت، علم وعمل، زہد وتقویٰ سب اپنی جگہ لیکن زیارت سرکار اللہ عزوجل کے فضل اور اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم پر ہے۔اور وہ عظیم نعمتِ الٰہی اور دولتِ بے بہا ہے کہ جس کے لئے علماء اور عارفین نے سالہا سال اور مدتیں گزاریں۔ کیونکہ محبوب کا دیدار حق کا دیدار ہے۔جیسا کہ فرمانِ سرکار ہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَق

یعنی جسے میرا دیدار ہوا اُسے دیدارِ حق ہوا۔ تبھی تو سرکار اعلیٰ حضرت پکار اُٹھے ؎

کھلے کیا رازِ محبوب و محبّ مستانِ غفلت پر

شرابِ قَدْرَأَی الْحَقُ زیبِ جام مَنْ رَانِیُ ہے

سبحان اللہ! اور حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

دریں ورطہ کشتی فروشد ہزار

کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار

لیکن دعوتیوں نے تو زیارت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مشرف ہونا اتنا ارزاں اور سستا کردیا کہ معاذ اللہ صرف ایک دعوتی کو چپل دینا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے شرفیاب ہونے کا ذریعہ اور سبب بن گیا۔ (معاذ اللہ)

اور کیا اس جگہ ایثار کی آڑ لے حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین نہیں کی جارہی ہے؟

ایک کتاب جس کا نام ''رسائل عطاریہ، احکام غسل، وضو اور نماز'' جس کے مؤلف نام نہاد دعوت اسلامی کے امیر جناب الیاس صاحب ہیں۔ ناشر مکتبہ المدینہ 421 مٹیا محل اردو مارکیٹ جامع مسجد دہلی نمبر ۶ / اس ذکر کی ہوئی کتاب کے صفحہ ۹ / پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ جس کا اندازِ کتابت اور تحریر اس طرح ہے۔

چالیس متفرق مدنی پھول	(ا) پیشاب، پاخانہ،، ودی، مذی، منی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہے گا''۔

اور صفحہ ۲۸ / پر اس طرح ہے۔

احتلام کے پانچ ضروری احکام

مدینہ منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا....الخ

مدینہ اگر منی پتلی پڑگئی....الخ

مدینہ اگر احتلام ہونا.....الخ

مدینہ اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے......الخ

کیا پیشاب، پیخانہ، منی وغیرہ کو ''مدنی پھول'' کہنے سے مدینہ طیبہ کی صریح توہین نہیں ہے؟ یہ پاکستانی دعوتی، یا اُن کے حمایتی اور طرفدار تو یہی کہیں گے کہ اس عبارت میں کوئی توہین نہیں ہے۔

لیکن اس سلسلے میں ہمارا اعتراض یہ ہے کہ جس موقع ومحل پر لفظ ''مدنی پھول'' اور لفظ ''مدینہ'' کی نسبت کی گئی ہے اور استعمال کیا گیا ہے اس موقع ومحل پر اس متبرک لفظ کی نسبت اور استعمال نہایت ہی ادب کے خلاف اور موجب توہین ہے۔ جس اسلوب تحریر اور انداز کو الیاس نے اپنایا ہے اگر اسی انداز میں لکھا جائے جیسے:

چالیس متفرق عطاری پھول	(۱) پیشاب، پاخانہ،، ودی، مذی، منی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہے گا''۔

احتلام کے پانچ ضروری احکام

الیاس عطار منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا....الخ

الیاس عطار اگر منی پتلی پڑگئی....الخ

الیاس عطار اگر احتلام ہونا.....الخ

الیاس عطار اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے......الخ

تو کیا اس اسلوبِ تحریر اور انداز میں اِن پاکستانی دعوتیوں کے نزدیک الیاس کی توہین ہوگی یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ توہین اور تعریف کا دارومدار عرف پر ہے۔ اس سلسلے میں کتاب ''الطاری الداری لھفوات عبدالباری'' سے ایک حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ جو اس مقام پر حجت واضحہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''جناب (عبدالباری فرنگی محلی) ۱۳۳۱ھ میں غریب خانے پر تشریف لائے تھے تھانوی صاحب کے کفر وارتداد ملعون کا تذکرہ چلا جناب نے حسب عادت حمایت ارتداد رمائی اور اُس کی عبارت توہین سرکار رسالت سے پاک بتائی۔ اس پر یہ عرض کی گئی کہ اگر کوئی آپ کے والد ماجد مرحوم وجد امجد مغفور کو کہے کہ

ان کی ذاتِ مقدسہ پر عالم کا حکم کیا جانا اگر بقول مردم صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض علم ہے یا کل۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں اُن دونوں کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر بچے پاگل بلکہ ہر کلب وخنزیر کے لیے بھی حاصل ہے اور تمام علوم مراد ہیں تو اس کا بطلان عقل ونقل سے ثابت

کیا آپ اسے اُن دونوں بزرگوں کی توہین نہ سمجھیں گے اُس وقت تو آپ نے اپنی بات رکھنے اور مرتد کی پچ کے لیے انکار فرمادیا کہ اس میں میرے باپ دادا کی کوئی توہین نہیں مگر دل

پر ایسی چبھی کہ آج تک یاد ہے حضرت سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم کو جو اُن کی اور میری اور تمام مسلمانوں کی تکفیر ۳۰ / ربیع الآخر ۳۷ھ میں لکھی اُسے تو آپ دو ہی برس میں ایسا بھول گئے کہ یاد دلانے پر بھی یاد نہ آئی لیکن یہ آٹھ برس کی دل پر لکھی رہی کہ چوٹ لگی تھی اور ایسی کہ اب تک سرد نہ ہوئی الحمد للہ حق کا بیج جو میں نے آپ کی زمینِ دل میں ڈالا تھا آٹھ برس میں درخت ہو کر آج اُس کی شاخیں جناب کے مُنھ سے نکلیں مجھے فرماتے ہیں ''جناب نے میرے والد مرحوم اور جد مغفور کی تشبیہ میرے دو بدو کتے اور خنزیر سے دی الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ کہ آج آپ نے اس عبارت میں تشبیہ ہونا قبول دیا۔ اب جو کچھ تھانوی نے محمد رسول الہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لکھا اُس پر نظر ثانی فرمایئے اور آپ کے باپ دادا کی نسبت جس فرضی عبارت سے سوال تھا اُس سے حرف بحرف ملاتے جایئے۔ تھانوی نے کہا

آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور تمام علوم غیب مراد ہیں تو اس کا بطلان عقل نقل

سے ثابت

اب فرمایئے ایمان ایمان سے بول چلیے اگر ایمان کا دعویٰ ہے کہ (الف) بعینہ وہی عبارت ہے یا نہیں (ب) ہے تو جیسی اُس میں اپنے باپ دادا کی کتے سوئر سے تشبیہ مانی تھی یو ہیں اس میں سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشبیہ ہر بچے پاگل ہر چوپائے ہر جانور سے (جن میں کلب و خنزیر بھی داخل ہیں) ہوئی یا نہیں۔ نہیں تو کیا فرق ہے کہ آپ کے باپ دادا کے حق میں وہ گندی تشبیہ ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں یہ مُنھ بھر کر گالی دی جائے تو وہ خبیث تشبیہ نہ ٹھہرے اُس کی حمایت و توجیہہ ہو کیا آپ کے نزدیک آپ کے باپ داد کی شان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ سے اعظم ہے کہ اُن کے حق میں اسے بری تشبیہ کہا جائے اور حضور کے حق میں گندی تشبیہ نہ قرار پائے (ج) اگر تشبیہ ہے اور بیشک صریح ہے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان ناپاکوں سے تشبیہ دینی حضور کی توہین ہے یا نہیں (د) اگر ہے اور بلا شبہ یقیناً قطعاً صراحۃً ہے تو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین یقیناً کفر اور توہین کرنے والا مدعی اسلام قطعاً کافر مرتد خارج از اسلام ہے یا نہیں۔ (ہ) اگر ہے اور بیشک بیشک ہے تو اُسے مسلمان جاننا اُس کے لیے تعظیمی

لقب وخطاب ماننا کفر اور ایسا جاننے والا کافر ہے یا نہیں بینوا

توجروا۔ بینوا توجروا۔ بینوا توجروا۔ اس بینوا توجروا سے استفتاء نہ

سمجھئے کہ آپ ترک فتویٰ نویسی کی آڑ لیں (اگرچہ باوصف

ادعائے ترک فتوائے کمیٹی پر دستخط فرماتے ہیں) بلکہ یہ وہی

مفاہمہ کا استفسار ہے جلد بولیے امر شدید ہے اور موت قریب

اور واحد قہار کا عذاب سخت والعیاذ باللہ رب العلمین۔

(الطاری الداری لہفوات عبد الباری ص ۲۱ تا ۱/۲۴)

لیکن افسوس تو یہ ہے کہ آج کل کے اکثر پیرانِ عظام وعلمائے کرام کو یا تو یہ توہینیں دِکھائی نہیں دے رہی ہیں یا اگر دِکھائی دے رہی ہیں تو پھر کسی منفعتِ دنیوی کی بنیاد پر نظر انداز کرتے ہوئے حق کہنے سے اپنی زبانوں کو بند کئے ہوئے ہیں۔

لیکن افسوس صد افسوس! پھر وہی کہنا پڑتا ہے کہ اگر ان ہی جیسی عبارتیں اُن پیرانِ عظام یا علمائے کرام کے بارے میں لکھ کر شائع کر دی جائیں مثلاً کسی پیر صاحب کے نام لکھ کر یہ کہا جائے کہ "فلاں پیر صاحب کے چالیس پھول، نمبر ۱: پیشاب، پیخانہ، منی............ الخ تو پھر اُن پیر صاحب اور عالم صاحب کے تیور کو دیکھئے جو بن پڑے کریں گے۔ اور اُن کے معتقدین، مریدین آسمانوں کو کس طرح سروں پر اُٹھالیں گے کہ الامان! لیکن افسوس! کیسی کیسی فحش عبارتیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب منسوب کی جارہی ہیں۔ کہیں سلام سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مذاق اُڑایا جارہا ہے، کہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر جیتی جاگتی تہمت دھری جارہی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم ٹی وی کا سہارا لے کر اپنی آواز پہنچارہے ہیں، معاذ المولیٰ تعالیٰ۔ کہیں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہٗ کو "مُنّا" کہا جارہا ہے، اور کہیں سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو کہا جارہا ہے کہ مدنی منا بھاگ کھڑا ہوا، کہیں سرکارِ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تصویریں شائع کی جارہی ہیں، کہیں حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کتبِ مبارکہ میں تحریفات (ردوبدل) کر کے عوام اہل سنت کو دھوکے دیئے جارہے ہیں لیکن علماء اور پیرانِ عظام یہ سب دیکھتے اور سُنتے ہوئے بھی خوابِ غفلت میں میٹھی نیند سو رہے ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ اگر کوئی حق گو عالم اُن کے فتنوں، اُن کی خرابیوں کو بتا کر اُن کا رد کر کے عوام اہل سنت کو اس سے آگاہ وخبردار کرے تو اُلٹا اُن ہی علمائے اہل سنت کے رد کرنے میں نہ وہ سستی نہ کاہلی۔ یہی نہیں بلکہ خود اگر کوئی ان پیرانِ عظام وعلمائے کرام کی بارگاہوں میں کوئی ادنیٰ سی گستاخی کر دے تو پھر اُن کے جلال اور تیوروں کا کیا پوچھنا! بس چلے تو اس شخص کا سماجک سوشل بائیکاٹ تک کرا دیں گے۔ وہاں یہ نرمیاں اور یہاں یہ سختیاں، کیا یہی اشداء علی الکفار اور رحماء بینھم کی تفسیر ہے؟ کیا یہی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا طریقہ وعمل ہے؟ کیا یہی سرکارِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تحریراتِ مبارکہ کا پیغام ہے۔ اب آیئے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا کردار ملاحظہ فرمایئے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین جانثارانِ سید الانام محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کردار ہماری نگاہوں کے سامنے موجود ہے۔ انہوں نے تمام رشتوں کو کاٹ پھینکا۔ اپنے عزیز رشتہ داروں کو بھی بلا تأمل خاک وخوں میں ملا دیا۔

چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وارضاہ عنا نے جنگ احد میں

اپنے باپ جراح کو قتل کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وارضاہ عنا نے بدر میں اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو لڑنے کے لئے طلب کیا، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روزِ بدر قتل کیا، حضرت علی بن ابی طالب وحضرت حمزہ وحضرت ابوعبیدہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو میدانِ بدر میں خاک وخوں میں مِلا دیا جوان کے رشتہ دار تھے۔ اس طرح دنیا کو یہ دکھا دیا کہ سچے مسلمان کیسے ہوتے ہیں اور خدا اور رسول کے ساتھ ان کا کیسا تعلق ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت صدیق اکبر کے والد ابوقحافہ نے (جو ابتک اسلام نہ لائے تھے) شانِ رسالت میں کچھ گستاخی کی۔ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اس زور سے انہیں دھکّا دیا کہ وہ منہ کے بل زمیں پر آ گئے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے دریافت فرمایا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا میرے آقا! اگر اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اسے قتل کر دیتا۔ بعد میں حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مشرف باسلام ہوگئے۔ اسی کی ترجمانی سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے یوں فرمائی۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے　　ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل

یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

"حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ترجمہ: جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بدمذہبیاں اور عالم اپنا علم اُس وقت ظاہر نہ کرے تو اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اس کا فرض قبول کرنے نہ

نفل‘‘۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج۹)

نام نہاد دعوت اسلامی کے امیر الیاس عطار کی ایک اور کتاب ’’مغیلان مدینہ‘‘ کافی عرصہ پہلے منظرعام پر آئی جس میں ایک سلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب منسوب کیا جس کے کچھ اشعار قارئین کرام تحریر کئے جاتے ہیں۔ پڑھکر بنظر انصاف خود بھی فیصلہ کریں۔.........

بوتلوں بلکہ تو ڈھکنوں کو دال گندم کے دانوں چنوں کو
چوم کر آنکھ سے بھی لگا کر تو سلام میرا اردو کے کہنا

بیگنوں بھنڈیوں تریوں کو گوبھیوں گاجروں مولیوں کو
آنکھ سے لوکیوں کو لگا کر تو سلام میرا اردو کے کہنا

چوٹیوں کھوٹیوں ٹوٹیوں کو ہر طرح کی جڑی بوٹیوں کو
بار باراُن پہ نظریں جما کر تو سلام میرا اردو کے کہنا

چاولوں روٹیوں بوٹیوں کو مرغ انڈوں کو اور مچھلیوں کو
سبزیوں کو وہاں کی پکا کر تو سلام میرا اردو کے کہنا

تھالیوں کو پیالیوں کو کہنا مرچ کو اور مسالوں کو کہنا
بتیوں کو وہاں کی جلا کر تو سلام میرا اردو کے کہنا

سنگ ریزوں کو اور پتھروں کو اونٹ گھوڑوں خروں خچروں
اور پرندوں پہ نظریں جما کر تو سلام میرا اردو کے کہنا

تو درختوں کو اور جھاڑیوں کو اُن کی گلیوں کی سب گاڑیوں کو
ہاتھ اپنا ادب سے لگا کر تو سلام میرا اردو کے کہنا

رسیوں قینچیوں اور چھریوں چادروں سوئی دھاگوں کو دریوں

سب کو سینے سے اپنے لگا کر تو سلام میرا ارو و کہنا

ٹھنڈے پنکھوں کو اور ہیٹروں کو بلکہ تاروں کو اور میٹروں کو

بتیوں کو وہاں کی جلا کر تو سلام میرا ارو و کے کہنا

کوئے محبوب کی بکریوں کو، مُرغیوں ککڑیوں لکڑیوں کو

بلکہ تنکے وہاں کے اُٹھا کر تو سلام میرا ارو و کے کہنا

وغیرہ وغیرہ۔

دیکھا آپ نے کہ سلامِ سرکار کی آڑ لے کر کیسی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی جارہی ہے یہ صرف میرا کہنا نہیں ہے بلکہ کئی مستند مفتیان کرام نے اپنے فتوؤں میں تحریر کیا کہ اس سلام سے توہین سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متبادر ہے پھر جب اس جماعت نے دیکھا کہ اس سلام سے علماء اور عوام میں مخالفت کافی بڑھتی جارہی ہے، یہاں تک کہ کہ الیاس کے لکھے ہوئے سلام کے رَدّ میں دیوبندی مولویوں نے ایک کتاب لکھی اور اس کتاب کا نام رکھا۔ ''بریلوی مسلک کی میٹھی میٹھی سنتیں'' ابن لعل دین، مطبوعہ مکتبۃ التفہیم مئوناتھ بھنجن (یو، پی)

ان دیوبندیوں کا جواب علمائے اہل سنت نے تقریراً و تحریراً دے کر جب نام نہاد مبلغین دعوت اسلامی والوں سے اُس کے بارے میں پوچھا تو جواب ملا وہ کتاب بند کر دی گئی، کسی نے کہا کہ غلطی سے ہو گیا، لیکن ایک عرصہ بعد جب عوام اور علماء کا ذہن اس جانب سے ہٹا تو پھر نام نہاد دعوت اسلامی کے مکتبے والوں نے شائع کی جس کتاب کا نام رکھا

''وسائل بخشش'' اس کتاب کے ص ۵۸۸ ر سے ۵۹۴ ر تک اُسی سلام کو دوبارہ اس کتاب میں بعینہٖ شامل کر دیا، لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم یہ پاکستانی دعوت الیاسی والوں کا کوئی نیا کارنامہ نہیں ہے بلکہ دیوبندی روش کو اپناتے ہوئے ان کی یہ عادت سی بن چکی ہے۔ ان کی کتاب کی جس عبارت پر علماء شدید رد کریں تو عوام کے ڈر سے کبھی اس کتاب کی عبارت کو حذف کر دیتے ہیں، کہیں کہتے ہیں یہ ہماری کتاب نہیں، کہیں کہتے ہیں یہ ہمیں بدنام کرنے کی سازش ہے۔ یہ حال تو وہابیہ، دیابنہ کا بھی رہا ہے۔ پھر نام نہاد پاکستانی دعوت اسلامی والوں کا اسی پر بس نہیں اور جرأت یہاں تک بڑھ گئی کہ علمائے اکابر بلکہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کتبِ مبارکہ کو اپنے مکتبوں سے شائع کرنے کا بہانہ بنا کر ان کی کتب مبارکہ میں تحریف وتبدیل، کمی وبیشی کرنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ کتاب مستطاب ''الملفوظ'' شریف جس کو ان دعوتیوں نے اپنے مکتبۃ المدینہ سے شائع کیا اس میں کم وبیش ۳۶ ر جگہ رد وہابیہ والی عبارتوں کو حذف کیا گیا۔ پھر بھی یہ نعرہ دیا گیا کہ ہم بہت بڑا کام کر رہے ہیں ساتھ ہی ساتھ عوام اور علماء سے واہ واہی بھی وصول کی اور خفیہ طور سے اُن کتب مبارکہ میں تحریفات بھی شروع کر دیں۔ پھر جب علمائے حق نے اُن کا رد تحریراً وتقریراً کیا تو پھر جواب یہ ملا کہ ہم سے غلطی ہوگئی، کتاب بند کر دی گئی۔ لیکن افسوس! آج بھی وہی تحریف شدہ کتابیں فروخت کی جا رہی ہیں۔ اس موقع پر میں عوام اور علماء سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ اب مکتبۃ المدینہ سے شائع شدہ کسی بھی اکابر کی کتب مبارکہ پر اعتماد نہیں کریں۔ اس لئے نہیں معلوم اُنھوں نے کس کتاب میں کہاں کہاں سے کن کن عبارتوں کو حذف کیا، یا تحریف کی، یا اپنی طرف سے کم وبیش کیا ہے۔ اور پھر اسی طرز پر چلتے

ہوئے ایک کتاب منظر عام پر آئی جس کتاب کا نام رکھا ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' ہندی ایڈیشن اس میں ایک جگہ لکھا ''امیر اہلسنت صلی اللہ علیہ وسلم'' (معاذ اللہ رب العلمین) اور وہ کتاب کی کافی عرصہ تک مارکیٹ میں فروخت کی جاتی رہی، پھر جب علمائے اہل سنت اس کا رد کیا تو پھر جواب یہی ملا کہ غلطی ہوگئی، کسی مبلغ نے کہا کہ یہ ہماری کتاب نہیں۔الغرض جہان جیسا ماحول وموقع دیکھا وہاں ویسی بات بنا ڈالی۔پھر وہی کتاب ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' ہندی اردو ایڈیشن جن میں لکھے ہوئے خوابوں پر علمائے کرام نے ان کی گرفت کی اور ان کا رد تقریراً وتحراً کیا تو پھر انہوں نے یہ کہنا شروع کیا یہ ہماری کتاب نہیں، یا غلطی ہوگئی۔وغیرہ وغیرہ پھر آخر کار انہوں نے عوام کی مخالفت کے ڈر سے اس کتاب کو اپنے مکتبوں سے فروخت کرنا بند کر دیا۔جیسا کہ ان کے امیر کی خفیہ ہدایتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے اپنے مبلغین کے نام اپنے خفیہ مکتوب میں پانچ خفیہ تنبیہات دعوت اسلامی کے مبلغین کو لکھی تھیں جس میں پانچویں تنبیہ یہ ہے۔

......''۵:مدینہ: اپنی کتاب نماز کا جائزہ کا پہلا ایڈیشن المکتبۃ المدینہ سے اُٹھالیا جائے۔اسے عوام کے سامنے نہ آنے دیا جائے''۔اسی خفیہ پلاننگ پر عمل کرتے ہوئے ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے اُٹھالیا گیا اور عوام اہل سنت سے پیسہ لے کر کے بھی اُسے فروخت کرنے سے منع کر دیا گیا۔آخر کن وجوہات پر ایسا کیا گیا؟ یہ معلوم نہیں۔اگر ایسا کرنا شرعی بنیاد پر تھا تو پھر وہ کتابیں ہزاروں کی تعداد میں پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھیں۔اور اس کتاب سے مبلغین نے درس بھی دیئے تو اب اس کا ذمہ دار عندالشرع کون ہوگا؟ یا پھر کوئی توبہ نامہ الیاس عطار کا یا رجوع نامہ عوامی طور سے شائع ہوا؟

نہیں بلکہ ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' کتاب پاکستان میں آج بھی مکتبۃ المدینہ سے فروخت کی جارہی ہے۔اور بھارت میں اس کی فروخت پر روک لگادی گئی۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جماعت کی یہ خفیہ پلاننگ ہے کہ ماحول سازگار ہوتے ہی دوسری کتابوں کی طرح دوبارہ منظر عام پر لے آئیں۔

اور پھر ایک خیالی تصویر جس میں خواجۂ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی جانب منسوب کیا گیا جو مکتبۃ المدینہ باپونگر احمد آباد شریف سے شائع کی گئی،صرف اس لئے کہ اگر الیاس عطارٹی وی پر آچکا ہے تو یہ کون سی بڑی بات ہے جب کہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہٗ کی بھی تصویر موجود ہے معاذ اللہ رب العٰلمین۔لیکن جب علماء نے اس کارد شروع کیا تو کہیں مبلغین نے کہا کہ یہ ہم نے نہیں چھاپی، ہمارا مکتبہ نہیں، جب کہ اس پر صاف صاف مکتبۃ المدینہ احمد آباد شریف کے نام سے پورا پتہ لکھا ہوا تھا۔پھر جب رضا اکیڈمی بمبئی نے راشٹریہ سہارا اردو روزنامہ میں اس کارد شائع کیا اور ان جماعتیوں سے مطالبہؑ توبہ کیا اور پھر مسلمانان چتوڑ گڈھ راجستھان نے غصہ میں آکر پمفلٹ شائع کیا جس کی ہیڈنگ تھی ''پاکستانی تنظیم دعوتِ اسلامی والوں نے سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تصویر شائع کرکے سرکار غریب نواز رضی اللہ عنہٗ کی توہین کی ہے''۔جس کو ہزاروں کی تعداد میں سرکار غریب نواز رضی اللہ عنہٗ کے عرس سراپا قدس میں بٹوایا گیا۔پھر عوام کی مخالفت کے ڈر سے ایک اخبار میں ان دعوتیوں کا مضمون چھپا کہ اس تصویر کو ہم نے نہیں شائع کیا۔یہ بیان دے کر جھوٹ کی فہرست میں ایک جھوٹ کا اور اضافہ کیا۔جبکہ شہر احمد آباد شریف کے لوگ خوب اچھی طرح سے واقف ہیں کہ یہ مکتبہ انہیں کا ہے۔لیکن آخر ایسا کیوں نہ ہو جب اس

جماعت کا امیر ہی جھوٹوں کا سرغنہ۔لہٰذا قارئین کرام! یہ تو واضح ہوگیا کہ یہ جماعت ایک خفیہ پلاننگ کے طور پر کام کررہی ہے۔جس کا مقصد مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگا کر مسلک اعلیٰ حضرت کو تہس نہس کرنا ہے۔اس کے آثار کافی حد تک نمایاں بھی ہو چکے ہیں۔کہ جگہ جگہ کتابوں میں تحریف، جگہ جگہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین، کہیں سرکا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وتقدس سے کھلواڑ کہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے فتوؤں سے روگردانی اس جماعت کا شیوہ بن چکا ہے۔

ابھی حالیہ دنوں میں عوت اسلامی کی جانب سے ایک پوسٹر نیٹ پر شائع کیا'' جس پوسٹر کی ہیڈنگ تھی ''احمد رضا خان بریلوی گستاخ رسول اور کافر''.....لیکن آج تک اس پر خاموشی طاری ہے۔علماء نے رد کیا لیکن اس کے باوجود بھی دعوتیوں کے ساختہ امیر نے بذات خود اس سے رجوع نامہ وغیرہ شائع نہیں ہوا افسوس صد افسوس مسلمانو! یہ انکی خفیہ چالیں ہیں۔یعنی ان کے دلوں میں نہ اللہ کا خوف ہے نہ رسول سے شرم (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، نہ شریعت کا پاس، نہ دین کا لحاظ۔ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔بلکہ عوام ہی کے اعتبار سے اُن کا ہر ایک لائحۂ عمل ہوتا ہے۔لیکن حیرت ہوتی ہے ان زرخرید مولویوں پر جو تقریر اور تحریر میں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ کسی بھی چیز میں اگر کوئی خرابی ہوجائے تو اس خرابی کو دور کیا جائے گا نہ کہ اس چیز ہی کو دور کردیا جائے۔ہم مانتے ہیں کہ ہاں دعوت اسلامی میں کچھ خرابیاں ہیں لیکن اُن کے کچھ کام بھی ہیں جیسے نماز پڑھوان، یا سنتوں پر عمل کروانا وغیرہ وغیرہ........یہ ہیں آج کل کے دنیاپرست مولویوں کے الفاظ جو ان سے خاطر خواہ رقمیں وصول کرکے اپنی زبان کو حق کہنے سے

بند کئے ہوئے ہیں اور التباس حق و باطل پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مولویوں سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ تو پھر ان مولویوں کے جواب میں یہ کہوں گا کہ پہلے تو یہ بتائیں کہ ان دعوتیوں کے اندر سے اُنہوں نے خود ہی ان خرابیوں کو دور کیوں نہیں کیا؟ لیکن شاید ان کو یہ معلوم ہے کہ اس جماعت کا یہ لائحۂ عمل ہے کہ پیسہ دے کر، تنخواہیں دے کر مولویوں سے اپنی جماعت کی حمایت کراؤ۔ لیکن اگر کوئی مولوی ان کی خرابیاں بیان کرے اس پر دھیان نہ دو، بلکہ کرنا وہی ہے جس کا حکم ان کا خود ساختہ امیر صادر کرے۔ جیسا کہ کچھ علماء پہلے اُن کے ساتھ بظاہر نعرۂ مسلک اعلیٰ حضرت کو دیکھ کر ہو گئے تھے، لیکن جب اُنھوں نے اندرون خانہ ان کی غلطیوں اور خامیوں کو دیکھ کر اعتراضات شروع کئے تو پھر ان علماء ہی کو ان مبلغین نے آہستہ آہستہ اس جماعت سے ہی کنارے کر دیا۔ یہ اس تنظیم کی ایک خفیہ پالیسی ہے کہ کسی بھی عالم کو اتنی اتھارٹی، اتنا پاور نہ دیا جائے کہ وہ اس جماعت پر حاوی ہو۔ بلکہ سارے پاور اُنھیں افراد کو دیئے جائیں گے جو اس جماعت کے خود ساختہ امیر الیاس کے قریبی ایجنٹ ہوں۔

آخر میں قارئین سے گذارش ہے کہ جو جماعت اور تنظیم اعلیٰ حضرت کے عشق اور اعلیٰ حضرت کے نام کے مونوگرام کا سہارا لے کر، دن رات اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت کہتے نہیں تھکتی تھی اس تنظیم کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ گستاخانِ اعلیٰ حضرت سے محبت، دشمنانِ اعلیٰ حضرت کو اپنے اجتماعات میں بلانا اور ان کی محافل میں شامل ہونا ان کا شیوہ بن گیا۔ عشق اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعرہ دے کر عوام کو دھوکہ دینے والی پاکستانی تنظیم نے آخر کیوں اُن لوگوں کو اپنے اجلاس میں بلانا یا اُن کے جلسوں

میں جانا یا اُن رسالہ نکالنے اور مدارس چلانے والوں سے اتحاد کرنا جنہوں نے اپنی ساری کوششیں رضا اور مسلکِ رضا کو ڈیمج کرنے میں لگا دیں۔جن کے دلوں میں دشمنیٔ رضا کی چنگاری بھڑک رہی ہے۔جس کے رد میں کئی کتابیں منظر عام پر آئیں اور آرہی ہیں۔اور اُن کے ردکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ فتنے بھی بہت حد تک دب گئے۔اور الحمدللہ مسلک رضا کے ماننے والوں نے سمجھ لیا کہ یہ گستاخانِ اعلیٰ حضرت و مسلک اعلیٰ حضرت سے حسد وعناد رکھنے والوں کے رسائل و مدارس ہیں۔یہ علمائے اہل حق کی اُن کوششوں کا نتیجہ ہے۔

لیکن عشقِ رضا کا نعرہ دے کر قوم کو دھوکہ دینے والی پاکستانی جماعت کے مبلغوں اور اُس کے خود ساختہ دعوتی امیر نے نہ تو اُس کے رد میں کوئی کتابچہ لکھا نہ اس کے ٹی وی چینل پر اس کی کوئی تردید سننے میں آئی۔بلکہ باغیانِ مسلک اعلیٰ حضرت سے اتحاد و اتفاق اور ان سے قربت ضرور اختیار کر کے اُن کی حمایت اور تائید اُن کے رسالوں کی اعانت اور ان دشمنانِ مسلک رضا کو بلا کر اُن کی خیر خواہی و حاشیہ برداری وغیرہ ضرور دیکھنے میں آئی۔اور آج بھارت میں پاکستانی تحریک کی یہ تمام تر سازشیں جاری ہیں۔

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے